

# امیر المؤمنین حضرت سیدنا معشایہ

امیر المؤمنین  
خال المؤمنین

کے فضائل و مناقب پر  
چالیس احادیث  
کا مجموعہ

## الاربعین فی مناقب امیر المؤمنین

بسمند فرمودہ

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا رب نواز جنفی صاحب مدظلہ العالی

مؤلف

محقق عالم دین مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر: ادارہ صدائے اہلسنت کراچی

امیر المؤمنین خال المؤمنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب پر  
چالیس احادیث کا مجموعہ

# الرابعین فی مناقب امیر المؤمنین

پسند فرمودہ

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا رب نواز حقنی صاحب مدظلہ العالی

مترتب

مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	تقاریظ	1.9	20	بخاری نے باب ذکر معاویہؓ کہا (اعتراض)	36
2	عرض مولف	10	21	کیا امیرؓ کی فضیلت پر کوئی صحیح حدیث نہیں؟	38
3	اہل بدعت کی امیر المومنین کی شان	12	22	فضائل میں ضعیف حدیث مقبول ہے	40
4	اقدس میں بے باکی	16	23	ضعیف حدیث کی تعریف	42
5	عملی فی ہذا الكتاب	18	24	الاربعین	45
6	امیر المومنین حضرت معاویہؓ	18	25	۱۔ امیر فقیہ تھے	45
7	نام و نسب	18	26	۲۔ امیر فقیہ تھے	45
8	قبول اسلام	21	27	فائدہ	46
9	شمال و خصائل	21	28	۳۔ معاویہؓ ہادی مہدی ہیں	47
10	ازواج و اولاد	22	29	فائدہ	47
11	فتوحات	22	30	۴۔ معاویہؓ کا ذکر صرف خیر کے ساتھ کرو	48
12	وفات حسرت آیات	24	31	۵۔ نبی کی معاویہؓ کیلئے علم و حکمت اور	48
13	کوئٹہ کی بدعت	24		عذاب سے خلاصی کی دعا	
14	تفصیلی حالات کیلئے	25	32	۶۔ معاویہ کا تب وجی	49
15	امیر معاویہؓ صحابہ کرامؓ کی نظر میں	26	33	۷۔ معاویہؓ پر جنت واجب ہو چکی ہے	50
16	دیگر بزرگان دین کے اقوال	31	34	۸۔ معاویہؓ پر جنت واجب ہے	50
17	امیر معاویہؓ کے گستاخوں کا انجام	33	35	فائدہ	50
18	بنو ہاشم و بنو امیہ کی رشتہ داریاں	34	36	۹۔ معاویہؓ پر جنت لازم ہے	51
19	آپؐ کے فضائل پر لکھی جانے والی کتب	35	37	فائدہ	52
	وہ محدثین جنہوں نے آپؐ کے فضائل پر ابواب قائم کئے				

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
38	۱۰۔ معاویہؓ قوی امین ہیں	53	65	فائدہ	62
49	۱۱۔ معاویہؓ سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ محبت کرتے ہیں	54	66	۲۴۔ معاویہؓ تقیہ ہیں	63
50	۱۲۔ معاویہؓ کو نبی ﷺ کی دعا	54	67	نوٹ: معاویہؓ کی بیان کردہ روایات	63
51	۱۳۔ معاویہؓ امین علی کتاب اللہ ہیں	55	68	معاویہؓ سے روایت کرنے والے صحابہ	63
52	۱۴۔ معاویہؓ کیلئے امارت کی دعا	55	69	معاویہؓ سے روایت کرنے والے تابعین	63
53	۱۵۔ معاویہؓ کی جماعت حق پر	56	70	۲۵۔ معاویہؓ واسکی جماعت مسلمان	66
54	۱۶۔ معاویہؓ کی جماعت حق پر	56	71	نوٹ	66
55	فائدہ	56	72	۲۶۔ معاویہؓ کیلئے رحمت و مغفرت	67
56	۱۷۔ معاویہؓ کے پیٹ کو اللہ علم و حلم سے بھر دے	57	73	فائدہ	67
57	نوٹ	57	74	۲۷۔ معاویہؓ کیلئے نبی ﷺ کی بشارت	70
58	۱۸۔ معاویہؓ دوران کے خاندان کو برا بھلا کہنے والوں پر اللہ اسکے رسول ﷺ اور فرشتوں کی لعنت	58	75	۲۸۔ معاویہؓ علم بالفقہ تھے	71
			76	۲۹۔ معاویہؓ کی نبی خدمت	72
			77	۳۰۔ معاویہؓ کا دعویٰ حق کا دعویٰ	73
59	۱۹۔ معاویہؓ دنیا و آخرت میں مغفور	58	78	۳۱۔ معاویہؓ نبی کی بشارت	73
60	۲۰۔ معاویہؓ بحیثیت خادم رسول	59	79	۳۲۔ معاویہؓ پر اللہ فر فرماتا ہے	73
61	فائدہ	60	80	۳۳۔ معاویہؓ نبی کا رازدار و کاتب	75
62	۲۱۔ معاویہؓ اور اسکی جماعت جنتی	60	81	۳۴۔ معاویہؓ کو کتابت کی تعلیم	76
63	۲۲۔ معاویہؓ اور اس کے خاندان کو جنت میں نبی ﷺ کی مصاحبت حاصل ہوگی	61	82	۳۵۔ معاویہؓ کا گھرانہ نبی ﷺ کو پسندیدہ گھرانہ	76
64	۲۳۔ معاویہؓ کی سلطنت رحمت	62	83	۳۶۔ معاویہؓ کو برا بھلا کہنے والوں پر لعنت	77

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
84	تنبیہ	77
85	بہترین لوگ صحابہؓ ہیں جن میں معاویہ بھی ہیں	78
86	صحابہؓ جن میں معاویہ بھی ہیں کے مرتبے کو کوئی نہیں پہنچ سکتا	78
87	صحابہؓ جن میں معاویہ بھی ہیں کو آگ نہ چھوئے گی	79
88	صحابہؓ جن میں امیر معاویہ بھی ہیں کو تکلیف دینا اللہ کے رسول ﷺ اور خود خدا کو تکلیف دینا ہے معاذ اللہ اور ان (امیر معاویہؓ) سے محبت اللہ کے رسول ﷺ سے محبت ہے	79

## تقریظ

فاتح رضا خانیت قاطع شرک و بدعت ترجمان صحابہؓ  
خطیب پاکستان استاذ العلماء قائد اہلسنت ولی کامل پیر طریقت  
حضرت علامہ مولانا رب نواز خفی صاحب مدظلہ العالی

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کائنات کی ان جلیل القدر ہستیوں میں سے ہیں جنہیں سرور کائنات ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور صحابی بھی ایسے عالی مرتبت کہ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کیلئے کتابت وحی کے فرائض سرانجام دئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالم اسلام کی ان چند گنی چنی ہستیوں میں سے ایک ہیں جن کے احسان سے امت مسلمہ کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ان کے دور حکومت تاریخ اسلام کے اس درخشاں زمانوں میں سے ہے جس میں اندرونی طور پر بھی امن و اطمینان کا دور دورہ تھا اور ملک سے باہر دشمنوں پر بھی مسلمانوں کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخالفین نے بغض و عداوت کی آگ میں جل کر ان پر اور ان کے دور خلافت پر اعتراضات و الزامات کا کچھ اس انداز سے انبار لگایا ہے کہ تاریخ اسلام کا ایک تابناک زمانہ سبائی پروگینڈے کے گرد و غبار میں روپوش ہو کر رہ گیا ہے۔ اور یوں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا کی وہ مظلوم ہستی بن گئے ہیں جن کی خوبیوں اور ذاتی محاسن و کمالات کو نہ صرف نظر انداز کیا گیا بلکہ اس کو چھپانے کی پیہم کوششیں کی گئیں، آپ پر بے بنیاد الزامات لگائے گئے، آپ کے متعلق ایسی باتیں گھڑی گئیں اور ان کو پھیلایا گیا جن کا کسی عام صحابی سے تو درکنار کسی عام شریف انسان میں بھی پایا جانا مشکل ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر جسمانی مظلومیت کے اعتبار سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات

امت مسلمہ کی مظلوم ترین ہستی ہیں تو ذہنی اور فکری اعتبار سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امت مسلمہ کی مظلوم ترین ہستی ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ کے خلاف جس شد و مد کے ساتھ پروپگینڈا مہم چلائی گئی، اس کی وجہ سے آپؓ کے کردار کا وہ حسین چہرہ نظروں سے بالکل اوجھل ہو گیا ہے جو نبی کریم ﷺ کے فیض صحبت نے پیدا کیا تھا، نتیجہ معلوم کہ آج کا مسلمان حضرت امیر معاویہؓ کو صرف جنگ صفین کے قائد کی حیثیت سے جانتا ہے یعنی وہ معاویہؓ جو حضرت علیؓ کے مقابلے میں آئے تھے لیکن وہ معاویہؓ جو نبی کریم ﷺ کے منظور نظر تھے، جنہوں نے آپ ﷺ سے اپنے علم و عمل کیلئے بہترین دعائیں لیں، جنہوں نے حضرت عمرؓ جیسے خلیفہ کے زمانے میں اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوایا، جنہوں نے تاریخ اسلام میں سب سے پہلا بحری بیڑہ تیار کیا، جنہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ رومی عیسائیوں کے خلاف جہاد میں گزارا اور ہر بار ان کے دانت کھٹے کئے، افسوس! آج دنیا ان کو فراموش کر چکی ہے۔ لوگ یہ تو جانتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ وہ ہیں جن کی حضرت علیؓ سے جنگ ہوئی تھی لیکن قبرص، روڈس، صقلیہ، اور سوڈان جیسے اہم ممالک کس نے فتح کئے؟ سا لہا سال کے باہمی خلفشار کے بعد عالم اسلام کو پھر سے ایک جھنڈے تلے کس نے جمع کیا؟ جہاد کا فریضہ جو تقریباً متروک ہو چکا تھا، اسے از سر نو کس نے زندہ کیا؟ اور اپنے عہد حکومت میں نئے حالات کے مطابق شجاعت و جواں مردی، علم و عمل، حلم و بردباری، امانت و دیانت، نظم و ضبط کی بہترین مثالیں کس نے قائم کیں؟ یہ ساری باتیں وہ ہیں جو پروپگینڈے کی غلیظ تہوں میں چھپ کر رہ گئی ہیں۔

لیکن بقول شاعر

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

خوشبو آ نہیں سکتی کاغذ کے پھولوں سے

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف پروپگینڈا کا جتنا بڑا طوفان کھڑا کیا گیا، ان کے مقام بلند کو جھوٹ اور منافقت کی غبار میں جتنا چھپانے کی کوشش کی گئی اتنی ہی اللہ تعالیٰ

نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کے اس جلیل القدر صحابیؓ کی لاج رکھی اور ان کو یہ فضیلت بخشی کہ ان کے بارے میں حقیقت کے انکشاف کیلئے اپنے تو اپنے ان کے مخالفین بھی حقائق سے پردہ اٹھانے پر مجبور ہوئے یقیناً یہ حضرت امیر معاویہؓ کی ایک عظیم کرامت ہے سچ فرمایا:

الفضل ما شهدت به الاعداء

(اصل فضیلت تو وہ ہے جس کی حمایت میں دشمن بھی گواہی دے)

چنانچہ ساتویں صدی ہجری کے مشہور شیعہ مورخ ابن طباطبائی نے اپنی کتاب ”الفری“ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے دور حکومت پر ایک تبصرہ کیا ہے یہ تبصرہ ایک ایسے مؤرخ نے کیا ہے جو شیعہ ہے اور اثنا عشری طبقہ سے تعلق رکھتا ہے، اگرچہ اس تبصرے میں کہیں کہیں انہوں نے جانب داری سے بھی کام لیا ہے مگر بحیثیت مجموعی اس میں تعصب کم اور حقیقت کا عنصر زیادہ غالب ہے۔ یہ تبصرہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی کی مشہور کتاب ”حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق“ میں درج ہے، ہم وہی سے اختصار اور کچھ تبدیلی کے ساتھ نقل کر کے قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں، تاکہ تصویر کے دونوں رخ قارئین کے سامنے واضح ہو جائیں۔ ابن طباطبائی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

”حضرت معاویہؓ نبوی معاملات میں بہت ہی دانا تھے، فرزانہ و عالم تھے، حلیم اور باجبروت فرماں روا تھے، سیاست میں کمال حاصل تھا، اور دنیاوی معاملات کو سلجھانے کی اعلیٰ استعداد رکھتے تھے، دانا تھے فصیح و بلیغ تھے، حلم کے موقع پر حلم اور سختی کے موقع پر سختی بھی کرتے تھے، لیکن حلم بہت غالب تھا، سختی تھی، مال خوب دیتے تھے، حکومت کو پسند کرتے تھے، بلکہ اس سے دلچسپی تھی، رعایا کے شریف لوگوں کو انعامات سے نوازتے رہتے تھے، اس لئے قریشی شرفاء مثلاً عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، عبداللہ بن جعفر طیارؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبدالرحمن بن ابی بکرؓ، ابان بن عثمانؓ اور خاندان ابوطالب کے دوسرے لوگ دمشق کا سفر کر کے ان کے پاس جاتے تھے اور (حضرت) معاویہؓ خاطر تواضع اور مہمان نوازی کے علاوہ ان کی ضروریات پوری کرتے تھے۔ یہ لوگ ہمیشہ ان سے سخت کلامی کرتے تھے اور نہایت



ناپسندیدہ انداز سے پیش آتے لیکن یہ کبھی تو اسے ہنسی میں اڑا دیتے اور کبھی سنی ان سنی کر دیتے اور جب ان حضرات کو رخصت کرتے تو بڑے اعلیٰ تحائف اور انعامات دے کر رخصت کرتے.....

اس قسم کے کردار نے (حضرت) معاویہؓ کو خلیفہ عالم بنادیا اور مہاجرین و انصار میں ہر وہ شخص ان کے آگے جھک گیا جو اپنے آپ کو ان سے زیادہ حق دار خلافت سمجھتا تھا (حضرت) معاویہؓ مدبر ترین انسان تھے، (حضرت) عمر بن خطابؓ نے ایک بار اہل مجلس سے فرمایا تم لوگ قیصر و کسری اور ان کی سیاست کی تعریف کرتے ہو حالانکہ تمہارے اندر معاویہؓ موجود ہیں۔ (حضرت) معاویہؓ کئی حکومتوں کے مربی، کئی امتوں کی سیاست چلانے والے اور کئی ملکوں کے راعی تھے، حکومت میں انہوں نے بعض ایسی چیزیں بھی ایجاد کیں جو ان سے پہلے کسی نے نہیں کی تھیں مثلاً فرماں رواؤں کیلئے باڈی گارڈ کا تقرر، ڈاک کا مستحکم نظام وغیرہ۔ حضرت معاویہؓ معاملات دنیوی کو حل کرنے میں ہمیشہ مصروف کار رہتے تھے ان کی فرماں روائی بڑی مستحکم تھی اور پیچیدہ معاملہ ان کیلئے آسان تھا۔

ماضی کی طرح اہل حق کی طرف سے دور حاضر میں بھی حضرت امیر معاویہؓ کے کردار کو اجاگر کرنے اور سبائی پروپکینڈے سے متاثرہ مسلمان ذہنوں کو صاف کرنے کے حوالے سے کافی کام ہوا ہے، الحمد للہ راقم الحروف کو اس حوالے سے کتب بنی کا کافی موقع اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے اس لئے میں اپنے محدود مطالعہ کی روشنی میں کہوں گا کہ حضرت معاویہؓ کی سیرت و کردار کے حوالے سے جو عظیم الشان کارنامہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ نے سرانجام دیا ہے یقیناً وہ قابل رشک بھی ہے اور لائق تقلید بھی!

وہ یہ کہ مولانا نے ”الرابعین فی مناقب امیر المومنین“ کے نام سے کتاب ہذا میں رسول اللہ ﷺ کے ذخیرہ احادیث کو کھگال کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب و فضائل میں چالیس احادیث جمع فرمائی ہیں اور کمال یہ کیا ہے کہ انہوں نے اس مجموعہ میں صرف ان احادیث کو جمع کیا ہے جو سند کے اعتبار سے صحیح، حسن یا کم سے کم فضائل

میں مقبول ہیں ورنہ اگر ضعیف شدید و موضوع قسم کی روایات کو جمع کیا جائے تو ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ جائے۔

اللہ تعالیٰ نے تصنیف و تالیف کے ذریعے امت کے جس طبقے کو دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقدس مشن کیلئے منتخب فرمایا، یقیناً ان کی کاوشیں اپنی جگہ قابل تحسین ہیں لیکن مولانا ساجد خان صاحب کی طرف سے یہ کوشش بہر حال اپنے موضوع پر ایک منفرد نوعیت کی حامل ہے۔

بندہ کی خواہش ہے کہ یہ کتاب ہر مسلمان گھرانے میں ہونی چاہئے اور اولاد کی تربیت کا جو اہم فریضہ والدین پر عائد ہوتا ہے، اگر اس کتاب کو بھی بچوں کی تربیت کے نصاب میں داخل کر دیا جائے اور یہ احادیث ہر مسلمان بچے کو یاد کرائی جائے تو امید ہے کہ یہ محنت فتنہ سبائیت کی طرح سے مسلم معاشرے میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور بطور خاص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف پھیلانے گئے زہر کا مکمل تریاق ثابت ہوگی ان شاء اللہ۔

بارگاہ خداوندی میں دست بستہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازیں اور ان کیلئے ذخیرہ آخرت بنادیں۔ آمین۔

## تقریظ

ترجمان مسلک دیوبند شیر اہلسنت فاتح مناظرہ کوہاٹ  
خطیب بے باک قاطع رضا خانیت حامی توحید و سنت شیخ الحدیث  
حضرت مولانا ابوالیوب قادری صاحب مدظلہ العالی

### مبسملاً و محمدلاً

اما بعد! یہ انسان کے ایمان کی علامت ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا تذکرہ کرتا اور سنتا رہے اور اسے پھیلاتا رہے چونکہ اس جماعت کا ذکر خیر نفاق سے برأت کی دلیل ہے جیسا کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے لکھا اور پھر اسے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب کی محنت یقیناً بہت بڑی محبت کی دلیل ہے کتاب عمدہ بھی ہے اور مدلل بھی ہے اللہ کریم اس کو قبول فرمائے اور لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

محمد ابوالیوب قادری

## تقریظ

مناظر اسلام ترجمان احناف شہزادہ اہلسنت قاطع وہابیت ولاندہیت

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد قریشی صاحب مدظلہ العالی

مدیر ادارۃ النعمان رئیس دارالافتاء والارشاد مسجد کریمیہ

امیر عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ صوبہ خیبر پختونخواہ

مبسملا و محمدلا و مصلیا و مسلما

اما بعد! جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام نمائندگان خدا ہیں اسی طرح صحابہ کرامؓ نمائندگان مصطفیٰ ﷺ ہیں جس فرقے نے خدا پاک کے نمائندہ کی توہین کی ہو، اس فرقہ سے نمائندہ مصطفیٰ ﷺ کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں؟ بلکہ اس سے بڑھ کر ایک بات عرض کروں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی نہایت عزیز بیوی ہیں اور بیوی کیلئے قرآن پاک نے خاوند کے لباس ہونے کی بات کی ہے۔ گویا سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت ﷺ کے مبارک لباس کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جن لوگوں نے آپ ﷺ کے لباس تک کو معاف نہ کیا وہ لوگ جلیل القدر صحابی سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاف کر سکتے ہیں؟ اللہ جزائے خیر عطا فرمائے محترم محقق العصر مولانا ساجد خان نقشبندی دامت فیوضہم کو جنہوں نے اس فرقہ کی ریشہ دوانیوں کے سیلاب کو محسوس کرتے ہوئے امت مسلمہ کو اس سیلاب سے بچانے کیلئے اس کے آگے مضبوط بند بعنوان ”الاربعمین فی مناقب امیر المؤمنین“ باندھا ہے۔

بندہ اپنی مصروفیات کی بناء پر مکمل استفادہ سے محروم رہا مگر جتنا پڑھا نافع پایا

یرحمہ اللہ عبدا قال آمینا

احقر عبدالواحد قریشی

14-03-2015

## تقریظ

فاتح مناظرہ ٹیاری قاطع شرک و بدعت کاشف مکائد رضا خانیت استاد الحدیث

حضرت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب مدظلہ العالی

مدیر ادارہ نور سنت کراچی

امیر انجمن دعوت اہل السنۃ والجماعۃ کراچی

نائب ناظم اعلیٰ و امیر صوبہ سندھ مرکزی جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

زیر نظر کتاب ”الاربعین فی مناقب امیر المومنین“ جو کہ میرے انتہائی محترم و مکرم دوست اور رفیق کار مناظر اہلسنت حضرت مولانا ساجد خان نقشبندی دامت برکاتہم کی محنتوں اور کوششوں کا ثمرہ ہے دن رات ایک کر کے انہوں نے اسکی ترتیب اور تالیف کے کام کو انجام بخیر تک پہنچایا۔

اس کتاب میں انہوں نے امیر المومنین خال المسلمین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں وارد روایات کو جمع فرمایا ہے۔ اس موضوع پر اس سے پہلے بھی لکھا گیا لیکن اس کتاب کی خصوصیت یہ نظر آئی کہ حضرت نے ان روایات کو جمع کیا ہے جو درجہ صحت پر ہیں یا فضائل میں معتبر سمجھی جانے والی ہیں۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ ایک شاندار مقدمہ بھی اس کی ابتداء میں لکھا جو سونے پر سوہاگہ کا کام دے گیا۔

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کو حضرت نقشبندی مدظلہ العالی اور میرے لئے باعث نجات بنائے اور ان کے قلم میں ایسی مزید قوت عطاء فرمائے کہ اسی طرح احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام دیتے رہیں۔

بندہ نجیب اللہ عمر

۱۵-۵-۱۴۳۶ھ بمطابق ۷-۳-۲۰۱۵ بروز ہفتہ

## تقریظ

جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد رمضان صاحب صادق آبادی مدظلہ العالی  
رئیس دارالافتاء جامعہ تعلیم القرآن والسنة منظور کالونی کراچی

عزیم الفرستی کی بنا پر رسالہ ہذا بنام ”الاربعة فی مناقب امیر المؤمنین“ کا ہتمام مطالعہ نہ کر سکا تاہم چند مقامات سے سرسری طور پر دیکھنے کا موقع ملا عزیز مولانا ساجد خان سلمہ الرحمن کی تحقیقی و تحریری صلاحیتوں اور علمی ذوق و لیاقتوں پر بھرپور اعتماد ہے۔ موصوف کا مرتب کردہ یہ رسالہ ”مجاور“ بھی پڑھیں تاکہ ان کے رفع شبہات، وازالہ اوہام کا سبب ہو، اور جلیل القدر صحابی رسول، امین وحی الہی، کاتب قرآن سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ کی ذات عالی مقام کے بارہ میں شرح صدر، اور ان کی محبت و قربت قلب و جگر میں پیسوت و جاگزین ہو، کہ یہ جزء ایمان ہے۔

رب العزت مولانا موصوف کی پر خلوص مساعی جمیلہ و شبانہ روگار سعی پیہم و جہد مسلسل میں اضافہ کرے، اور مزید تحقیق و تدقیق کے بحر غواص کا ثنا و بنائے اور باطل افکار و نظریات اور کاسد و فاسد اعتقادات و اختراعات کی سرکوبی اور فتنہ کساد بازاری کو مسکت و مدلل جوابات دینے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ (آمین)

محمد رمضان صادق آبادی

خویدم دارالافتاء والطلباء جامعہ تعلیم القرآن والسنة کراچی

۳ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ

## عرض مولف

دنیا نے گلاب اور چنبیلی کے رنگ کو دیکھا بھی ہے اور سمجھا بھی ہے لیکن صداقت، عدالت، سخاوت، شجاعت اور صحابیت کے گل کی مہک جیسی مہک رب دو جہاں نے کسی چمن کو نہیں دی اور نہ ہی کسی مالی کو یہ مقام ملا کہ اسے ان پھولوں جیسا پھول نصیب ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ کائنات میں اس گل جیسی خوشبو کسی گل میں نہیں ہوگی جس کی خوشبو رسول کریم ﷺ کے پسینے سے مستعار لی گئی ہو اور پھر چمن صحابہ نے حضور ﷺ سے مصافحہ بھی کیا ہوگا اور لازمی امر ہے کہ آپ کے ہاتھوں کا مبارک پسینہ ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھ سے مس ہوا ہوگا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بدن ان کے بدن سے مس ہوا ہوگا تو کائنات میں اس نعمت سے محروم لوگ ان کے مقام تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی گلشن نبوی ﷺ کا ایک دمکتا مہکتا پھول ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقام کی بہترین منظر کشی سچے عاشق رسول کریم ﷺ و دیوانہ اصحاب رسول شہید اسلام حضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ نے بڑے ہی خوبصورت و دلسوز انداز میں ان الفاظ کے ساتھ کی:

”اتنی بات تو بالکل کھلی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیسے ہی ہوں مگر تم سے تو اچھے ہی ہوں گے، تم ہوا پر اڑ لو، آسمان پر پہنچ جاؤ سو بار مر کے جی لو، مگر تم سے صحابی تو نہیں بنا جاسکے گا۔ آخر تم وہ آنکھ کہاں سے لاؤ گے جس نے جمال جہاں آرائے محمد ﷺ کا دیدار کیا؟ وہ کان کہاں سے لاؤ گے جو کلمات نبوت سے مشرف ہوئے؟ ہاں! تم وہ دل کہاں سے لاؤ گے جو انفاس مسیحائی محمدی ﷺ سے زندہ ہوئے؟ وہ دماغ کہاں سے لاؤ گے جو انوار قدسی سے منور ہوئے؟ تم وہ ہاتھ کہاں سے لاؤ گے جو ایک بار بشرہ محمدی ﷺ سے مس ہوئے اور ساری عمران کی بوئے عبری نہیں گئی؟ تم وہ پاؤں کہاں سے لاؤ گے جو معیت محمدی ﷺ میں آبلہ پا ہوئے؟ تم وہ زمان کہاں سے لاؤ گے جب آسمان زمین پر اتر آیا تھا؟ تم وہ مکان کہاں سے

لاؤ گے جہاں کونین کی سیادت جلوہ آ رہی تھی؟ تم وہ محفل کہاں سے لاؤ گے جہاں سعادت دارین کو شراب طہور کے جام بھر کر دئے جاتے اور تشنہ کا مان محبت ”هل من مزید“ کا نعرہ مستانہ لگا رہے تھے؟ تم وہ منظر کہاں سے لاؤ گے جو کسانى اری اللہ عیافا کا کیف پیدا کرتا تھا؟ تم وہ مجلس کہاں سے لاؤ گے جو کانما علی روضة الطیر کا سماں بندھ جاتا تھا؟ تم وہ صدر نشین تخت رسالت کہاں سے لاؤ گے جس کی طرف هذا الابيض المتکى سے اشارے کئے جاتے تھے؟ (ﷺ) تم وہ شمیم عنبر کہاں سے لاؤ گے جو دیدار محبوب میں خواب نیم شبی کو حرام کر دیتی تھی؟ تم وہ ایمان کہاں سے لاؤ گے جو سامان دنیا کو تچ کر حاصل کیا جاتا تھا؟ تم وہ اعمال کہاں سے لاؤ گے جس کے امام نبیوں کے امام تھے؟ تم قدوسیوں کی وہ جماعت کیسے بن سکو گے جس کے سردار رسولوں کے سردار تھے؟ (ﷺ) تم میرے صحابہ کو لاکھ برا کہو مگر اپنے ضمیر کا دامن جھنجھوڑ کر بتاؤ اگر تمام سعادتوں کے بعد بھی (نعوذ باللہ) میرے صحابہ برے ہیں تو کیا تم ان سے بدتر نہیں؟ اگر وہ تنقید و ملامت کے مستحق ہیں تو کیا تم لعنت و غضب کے مستحق نہیں؟ اگر تم میں انصاف و حیاء کی کوئی رتق باقی ہے تو اپنے گریبان میں جھانکو اور میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں زبان بند کرو۔ (بینات محرم الحرام 1390ھ)

مگر کچھ عرصہ سے ایک منظم طریقے سے صحابہ کو بالعموم اور حضرت امیر المومنین معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کو بالخصوص مجروح کیا جا رہا ہے اور طرح طرح کے طعن ان کی مقدس ذات پر کئے جا رہے ہیں۔ اگر یہ حرکت روافض کی طرف سے ہوتی تو ہمیں اس پر چنداں حیرت نہ ہوتی کہ اس فرقے کی اساس ہی بغض صحابہ پر ہے۔ لیکن دکھ اور افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ یہ حرکت بریلوی فرقے کی طرف سے کی جا رہی ہے جو خود کو نام نہاد اہل السنۃ والجماعت باور کرا کر عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ بریلوی مولوی نے اس بیماری کو محسوس کرتے ہوئے خود اپنوں کے متعلق لکھا:



”فی زمانہ بہت سے سنی کہلانے والے بزرگ بغض معاویہ کی بیماری میں گرفتار ہیں۔“

(امیر معاویہ پر ایک نظر، ص: 13، از احمد یار گجراتی۔ قادری پبلشرز لاہور) اسی طرح بریلویوں کی معروف گدی گوڑہ کے چشم و چراغ پیر نصیر الدین گولڑوی نے ایک کتاب ”نام و نسب“ لکھی راقم کے پاس اس کا طبع سوم 2001ء کا ایڈیشن ہے۔ جسکے صفحہ 514 پر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں وارد احادیث کا انکار کیا گیا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدعات کا رائج کرنے والا (ص: 519) پر کہا گیا۔ اس کے علاوہ ان کے نہ صرف کاتب جی ہونے کا انکار اس کتاب میں کیا گیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نامناسب رویہ اختیار کرنے جیسے دیگر کئی سنگین الزامات لگائے گئے۔ اسی طرح بریلوی مورخ احمد رضا کلکیش نے اپنی کتاب ”تاریخ اسلام“ میں حضرت عثمان غنی و حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر اتنی گھناؤنی الزام تراشی کی کہ کتاب کے نئے ایڈیشن میں ناشر کو بھی یہ کہنا پڑا:

”اس کتاب میں مصنف کا انداز بعض مواقع پر انتہائی جارحانہ تھا اور بسا اوقات وہ مسلمہ شخصیات کے بارے میں انتہائی سخت زبان استعمال کر گئے تھے۔“

(تاریخ اسلام تحریف شدہ ایڈیشن، ج 1، ص 24 مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور) (۱) آگے چلے مختار جاوید منہاس بریلوی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مملکت اسلامیہ کے دو ٹکڑے کرنے اور عیسائی حکمرانوں سے حد درجہ متاثر ہونے والے دیگر کئی سنگین الزامات لگائے ہیں۔ معاذ اللہ

(ملاحظہ ہو: میں زہر ہلا بل کو کیسے کہوں کند؟ ص: 12، 11، تحریک حسن عمل پاکستان لاہور) بریلوی امام العلماء قاضی محمد برخوردار ملتانی بریلوی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بد (۱) کتاب کے نئے ایڈیشن میں سے ان تمام حوالہ جات کو نکال دیا گیا ہے۔ بریلوی کتب میں تحریف کی تفصیل کے متعلق راقم کا قسط وار مضمون ”بریلوی علماء یہود کے نقش قدم پر“ مجلہ نور سنت میں ملاحظہ فرمائیں۔

عہد حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے متمنی بلکہ ساعی اور ان کی شہادت پر خوشیاں منانے والے جیسے سنگین اور گھٹیا الزام تراشی کی ہے۔

(غوث اعظم، ص: 176, 182, 185 مطبوعہ زاویہ پبلشرز لاہور بار اول 2012)  
اس کتاب کی اشاعت کے محرک بریلوی مجاہد ملت ظہور احمد چشتی گولڑوی ہیں جبکہ ناشرین نے کہا ہے کہ وہ عقائد و نظریات کے حوالے سے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف بالخصوص ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری کے دامن سے وابستہ ہیں۔

(ملاحظہ ہو: غوث اعظم، ص: xiii۔ عنوان: عرض ناشر)  
پنڈی کا نام نہاد رضا خانی مناظر حنیف قریشی کا بیان ہمارے پاس موجود ہے جس میں وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابل حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف انتہائی عامیانہ و گستاخانہ انداز میں کرتے ہوئے بار بار ”No Mavia، No Mavia“ کا اعلان کر رہے ہیں۔ معاذ اللہ۔

طاہر القادری کا ایک بیان ہمارے پاس موجود ہے جو ہماری فیس بک پیج

Www.FaceBook.com/RazaKhaniFitna

پر بھی دیکھا جاسکتا ہے اس میں یہ ضال مضل کہتا ہے کہ میں نے دس محرم الحرام کو لوگوں کو دیکھا کہ بد بخت امیر معاویہ کے فضائل بیان کر رہے ہوتے ہیں ایسے لوگ خارجی ہیں ایسے ملاؤں سے پرہیز کریں لوگ ان کو جوتی مار کر مسجدوں سے نکال دیں۔ معاذ اللہ۔  
حویلیاں ضلع ہزارہ کی خانقاہ محبوب آباد کا متولی اور سجادہ نشین محمود شاہ محدث ہزاروی اپنے ایک اشتہار میں معاذ اللہ حضرت امیر گومناق اور اور مکہ میں مار دئے جانے کے ڈر سے ایمان لایا تھا اس کے علاوہ بھی اس میں اس قدر بکواسات کی گئی ہیں جو یہاں نقل کرنا راقم کیلئے ممکن نہیں۔

بریلوی علامہ راشید الخیری لکھتا ہے:

”مسلمانوں کا ایک گروہ (بنی امیہ) حضرت علیؑ کے خلیفہ ہوتے ہی شام میں امیر معاویہ کے پاس چلا گیا امیر معاویہؓ نے ہر جمعہ کو حضرت عثمان غنیؓ کا

خون آلود کرتہ مسلمانوں کو دکھانا شروع کیا جس نے بنو ہاشم کے خلاف بنو امیہ کی جنگ وجدال کی پوری ترغیب دی جس سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ امیر معاویہ کی دلی خواہش تھی کہ حضرت علیؓ معزول ہوں اور خود خلیفہ ہوں۔“

(سیدہ کلال، ص 60، زاویہ پہلی شرز لاہور)  
”اس کے بعد حضرت علیؓ نے اور کوشش کی کہ لڑائی نہ ہو مگر معاویہؓ کے دل میں جو بخار تھا وہ نہ نکلا۔“

(سیدہ کلال، ص 68)  
خود رضاء الحسن بریلوی امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف اپنے مسلک کی اس سازش اور کھلم کھلا تشبیہ کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

۱۔ ادارہ پاکستان شناسی لاہور والے باباجی ظہور الدین خان امرت سہری نے ستمبر 2010 میں ”البلاغ“ پر پروفیسر علامہ سید محمد سلیمان اشرف بہاری چھاپی تو اس کے شروع میں ڈاکٹر وحید عشرت کا دیباچہ شامل کیا اس میں انہوں نے حضرت معاویہ کے متعلق کئی طرح کی سست باتیں لکھ کر ان کے کردار کو داغ دار کرنے کی کوشش کی۔

۲۔ پیر ہارون الرشید (موہڑہ شریف کوہ مری ضلع راولپنڈی) نے اپنی دعا کے دوران حضرت سیدنا مولانا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ”منافق“ کہا۔ (العیاذ باللہ)  
۳۔ قاری ظہور احمد فیضی نے ”شرح خصائص علی“ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مردود و مطرود اقوال بیان کئے ہیں۔

۴۔ شیخ الاظلام ڈاکٹر طاہر القادری کا بیداری شعور کے سلسلے میں کئے ہوئے ایک خطاب کا ایک چھوٹا سا حصہ ہم تک پہنچا ہے اس میں ضمناً انہوں نے جناب معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب بیان کرنے والوں کو فتنہ گر ملازمین یثیری ٹولہ خارجی الذہن حب اہل بیت کے مخالف وغیرہ قرار دیا ہے۔

۵۔ ملا برخوردار ملتانی کی کتاب غوث اعظم حال ہی میں زاویہ پہلی شرز لاہور سے چھپی ہے۔..... مصنف نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ایسے حیاہ سوز و

ظلمت آمیز جملے لکھے ہیں جنہیں پڑھ کر کسی بھی سچے مسلمان کا ایمان زخمی ہو جاتا ہے۔  
 ۷۔ سید منزل حسین شاہ نے ایک مقام پر تقریر کی جس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بڑا ہی بے باک طعن کیا جس پر حاضرین میں سے نعرہ بلند ہوا ”معاویہ پر لعنت“ (اعوذ باللہ) منزل حسین شاہ نے فوری طور پر اسے منع کیا مگر چند لمحے گزرنے کے بعد اس لعین شخص کا ذکر ان الفاظ میں کیا ”میں اپنے عزیز کو داد دیتا ہوں اس کے اپنے جذبات تھے۔“

مولانا مفتی شوکت سیالوی صاحب (خانیوال) نے چند سال قبل ڈیرہ غازی خان میں ایک تقریر کی تھی جس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بے احتیاطی سے کئی باتیں نکل گئیں۔

(بحوالہ سیدنا امیر معاویہ، ص: 6 تا 11 مطبوعہ لاہور)  
 آگے چلے بریلویوں کے پیر طریقت صوفی مسعود احمد لاٹانی سرکار جو بقول خود پانچ سو سے زائد مزارات و آستانوں کی نمائندہ جماعت تنظیم مشائخ کے امیر ہیں کے ترجمان رسالے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گستاخی ان الفاظ میں کی جاتی ہے:  
 ”حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کو اپنا جانشین نامزد کر کے اسی اصول دین کی خلاف ورزی کی تھی۔“

(ماہنامہ لاٹانی انقلاب انٹرنیشنل، دسمبر 2010ء، ص: 8)  
 بریلوی حکیم الامت احمد یار گجراتی حضرت امیر معاویہ و شیر خدا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں سوء ادبی کرتے ہوئے انہیں آپس میں کینہ پرور لکھتا ہے۔ معاذ اللہ:  
 ”یعنی جنتی لوگوں کے دلوں میں جو کینہ وغیرہ تھے وہ یہاں دور کر دئے جاویں گے جیسے حضرت علی و امیر معاویہ رضی اللہ عنہما وغیرہ حضرات۔“  
 (نور العرفان حاشیہ کنز الایمان، ص: 38۔ نعیمی کتب خانہ گجرات)

راقم نے خال المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف اہل بدعت کی اس سازش کے آگے بندھ باندھنے کا فیصلہ کرتے ہوئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے فضائل و مناقب جمع کرنے کا ارادہ کیا تاکہ کل کو ان آل بدعت کا شمار اگر معاندین صحابہ میں ہو تو راقم کا شمار محبین صحابہ میں ہو۔ راقم نے جب اپنے اس ارادے کا اظہار مخدوم العلماء استاذ المناظرین ترجمان صحابہ حضرت علامہ مولانا رب نواز خنی صاحب مدظلہ العالی کے سامنے کیا تو حضرت نے بے پناہ مسرت کا اظہار کیا اور وقتاً فوقتاً اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے اور راقم کے اس کام کی نگرانی بھی فرماتے رہے۔ الحمد للہ! حضرت علامہ اور دیگر اساتذہ کی دعاؤں کا ہی یہ اثر ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب پر ایک ایسا مجموعہ تیار ہو گیا کہ اس سے پہلے اس انداز سے حضرت امیر المومنین کے مناقب پر کام نہیں ہوا۔

### عملی فی هذا الكتاب

۱۔ میں نے روایات کو جمع کرتے ہوئے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ کوئی بھی روایت ایسی درج نہ ہو جس میں ضعف شدید یا موضوع ہو اس لئے اس مجموعے میں آپ کو انشاء اللہ صحیح، حسن، ضعیف مل جائیں گی مگر موضوع روایت یا ایسی روایت جس میں ضعف شدید ہو نہ ملے گی۔

۲۔ میرے سامنے ایک ہی روایت مختلف طرق سے آئی میں نے ان سب کو درج کرنے کے بجائے صرف اس سند کے ساتھ روایت کو ذکر کیا جو میرے نزدیک سب سے مضبوط سند ہے اور باقی طرق کیلئے ماخذ کا حوالہ دے دیا۔ لیکن یہ میرے تتبع کی حد تک ہے ممکن ہے کہ جس سند کو میں نے چھوڑ دیا وہ اس سے زیادہ قوی ہو جسکو میں نے نقل کیا ہے۔

۳۔ عبارات و روایات کے ترجمہ میں میں نے کہیں بھی لفظی ترجمے کا اہتمام نہیں کیا بلکہ بعض جگہ تو صرف مفہوم کو بیان کر دیا۔

۴۔ میں نے ہر روایت کے ساتھ مکمل سند بیان کر دی ہے تاکہ اہل علم حضرات سند کو دیکھ کر روایت کے متعلق خود ہی فیصلہ کر سکیں۔ البتہ ایک دو روایتوں کی سند مجھے نہیں ملی (کیونکہ اصل ماخذ تک رسائی نہ ہو سکی) تو اس میں دیانۃ مختلف فیہ راوی کا ذکر آخر میں کر دیا۔

(۵) ہر روایت پر اعراب لگائے گئے تاکہ اردو خواں طبقہ اگر ان کو یاد کرنا چاہے تو آسانی سے پڑھ سکے۔

(۶) میں نے اس کتاب میں امیر المومنین پر ہونے والے اعتراضات سے تعرض نہیں کیا کیونکہ اس حوالے سے مارکیٹ میں کتابیں موجود ہیں جو بآسانی دستیاب بھی ہیں البتہ اگر کسی روایت کے متعلق کوئی اعتراض تھا تو اس کا جواب دیا ہے۔

آخر میں راقم الحروف سیدی وسندی ومولائی مناظر اسلام حضرت علامہ رب نواز خفی صاحب مدظلہ العالی کا انتہائی ممنون ہے جو میرے اس کام کی نگرانی کرتے رہے اور گاہے بگاہے رہنمائی اور مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔ اس کے علاوہ محترم قاری احتشام صاحب زید مجدہ ومحترم قاری عبداللہ صاحب زید مجدہ کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کام کے دوران میری راحت وآرام کا بھرپور خیال رکھا اور اس کام کے حوالے سے جتنے دن رات مجھے ادارے کے دفتر میں گزارنے پڑے یہ حضرات خدمت کیلئے موجود رہے نیز محترم اظہر بھائی کا بھی خصوصی طور پر ممنون ہوں گا جنہوں نے کتاب کی کمپوزنگ و پروف ریڈنگ میں معاونت کی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

☆☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

## امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام و نسب: معاویہ بن ابی سفیان صحز بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی القرشی الاموی۔

والدہ کا نام: حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس

( معرفۃ الصحابة لابن النعیم، ص 2496، دار الوطن للنشر الرياض، البداية والنهاية لابن كثير، ج 8، ص 171 دار ابن كثير، بيروت، الاصابة في تميز الصحابة لابن حجر العسقلاني، ج 6، ص 120، دار الكتب العلمية، بيروت، تاريخ الاسلام للذهبي، ج 4، ص 306، دار الكتاب العربي، بيروت، اسد الغابة في معرفة الصحابة لابن الاثير، ج 4، ص 433)

عبد مناف پر جا کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب نبی کریم ﷺ سے جا ملتا ہے۔  
کنیت: ابو عبد الرحمن۔

تاریخ پیدائش: نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پانچ سال قبل آپ کی ولادت ہوئی۔ یہی مشہور قول ہے۔ ایک قول چھ سال اور ایک قول تیرہ سال کا بھی ہے۔

(الاصابة ج 6 ص 120)

قبول اسلام: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں دو قسم کی روایات ملتی ہیں۔ ایک روایت فتح مکہ سن ۸ ہجری اور دوسری روایت فتح مکہ سے قبل کی ہے۔ چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ

قصرت عن رسول الله بمشقص

میں نے نبی کریم ﷺ کے بال مبارک (مروہ کے مقام پر) چھوئے کئے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ ان کا نبی کریم ﷺ کے یہ بال کاٹنا ”مروہ“ کے مقام پر تھا۔ (مسلم، ج اول، ص 408)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کا یہ بال ترشوانا کسی عمرہ میں تھا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے صرف ایک حج کیا وہ بھی فتح مکہ کے بعد اور اس میں حلق کروایا تھا نہ کہ قصر۔ اور حج میں منی کے مقام پر حلق کروایا جاتا ہے نہ کہ مروہ کے مقام پر۔ چنانچہ امام نووی نے تصریح کی ہے کہ آپ حج قرآن کر رہے تھے اور آپ نے منی پر مقام پر حلق کروایا تھا اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے بال مبارک لوگوں میں تقسیم کئے۔ (نووی، ج 1، ص 408)

پتہ چلا کہ یہ بال تراشنے کا واقعہ کسی عمرہ کے دوران ہوا۔ اور نبی کریم ﷺ ہجرت مدینہ کے بعد ۶ ہجری کو عمرہ کی نیت سے مکہ کیلئے روانہ ہوئے تھے مگر آپ کو مقام حدیبیہ پر روک لیا گیا تھا۔ جس کے بعد اگلے سال آپ نے یہ عمرہ ادا کیا۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلح حدیبیہ اور عمرۃ القضاء کے درمیان کسی وقت میں ایمان لائے تھے اور عمرۃ القضاء میں وہ آپ کے ساتھ شامل تھے۔

خود حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بات کی تصریح موجود ہے کہ جب کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا تو اسلام میرے دل میں گھر کر چکا تھا میں نے اس بات کا ذکر اپنی والدہ ہند سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ خبردار اگر تو نے اپنے باپ کے مذہب کی مخالفت کی ورنہ ہم تیرا خرچہ پانی بند کر دیں گے۔ مگر بہر حال میں اسلام لا چکا تھا اور خدا کی قسم نبی کریم ﷺ اس حال میں حدیبیہ سے لوٹ رہے تھے کہ میں آپ کی تصدیق کرنے والا تھا اور خدا کی قسم جب آپ عمرۃ القضاء کیلئے تشریف لائے تو میں اس وقت بھی مسلمان تھا مگر والد کے خوف سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا اور فتح مکہ کے دن کھل کر اس کا اظہار کیا:

### اسلمت يوم القضية و لكن كتمت اسلامي من ابی

(البداية والنهاية، ج 8، ص 171، دار ابن کثیر، بیروت، تاریخ دمشق لامام ابی القاسم بن ہبة الله بن عبد الله الشافعی المعروف بابن عساكر، ج 59، ص 55، دار لفکر، بیروت، اسد الغابة فی معرفة الصحابة، ج 4، ص 433، الاستيعاب فی معرفة الاصحاب،



قال معاوية بن ابي سفيان لما كان عام الحديبية و صدت قريش رسول الله ﷺ عن البيت و دافعوه بالراح و كتبوا بينهم القضية وقع الاسلام في قلبي فذكرت ذلك لامي هند بنت عتبة فقالت اياك ان تخالف اباك و ان تقطع امرا دونه فيقطع عنك القوت و كان ابي يومئذ غائبا في سوق حباشة. قال فاسلمت و اخفيت اسلامي فوالله لقد رحل رسول الله ﷺ من الحديبية و اني مصدق به و انا على ذلك اكتمه من ابي سفيان و دخل رسول الله ﷺ عمره القضية و انا مسلم مصدق به و علم ابو سفيان باسلامي فقال لي يوما لكن اخوك خير منك و هو على ديني فقلت لم آل ديني خيرا. قال فدخل رسول الله ﷺ عام الفتح فظهرت اسلامي ولقيته فرحب بي و كتبت له

( مختصر تاريخ دمشق لابن منظور ، ج 24، ص 403، دارالفكر بيروت )

جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ جب قریش مکہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرنے سے اور عمرہ کرنے سے روک دیا تھا اور ان کے درمیان صلح نامہ لکھا گیا اسی وقت اسلام میرے دل میں گھر کر گیا میں نے اس بات کا ذکر اپنی والدہ ہند بنت عتبہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ خبردار اپنے والد کی مخالفت سے بچ کے رہنا ورنہ وہ تیرا خرچہ پانی بند کر دے گا اور میرے والد اس دن حباشہ کے بازار میں تجارت کی غرض سے مصروف تھے امیر معاویہؓ فرماتے ہیں میں اسلام لا چکا تھا مگر میں نے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا اور خدا کی قسم نبی کریم ﷺ حدیبیہ سے کوچ کر رہے تھے اس حال میں کہ میں ان کی نبوت کی تصدیق کرنے والا تھا مگر اپنے والد سے اس کو چھپائے رکھا اور میں اس وقت بھی مسلمان اور نبی کریم ﷺ کی تصدیق کرنے والا تھا جب وہ عمرہ قضیہ کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے اور جب میرے والد کو میرے اسلام کا علم ہوا تو مجھے ایک دن کہا کہ تیرا بھائی تجھ سے بہت بہتر ہے کہ

وہ میرے مذہب پر ہے میں نے اس پر برجستہ کہا کہ نہیں میرا دین ہی سب سے بہتر ہے پس جب نبی کریم ﷺ مکہ کے دن تشریف لائے تو میں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا اور ان سے ملاقات کی تو انہوں نے میرا شاندار استقبال کیا اور میں ان کیلئے کتابت کرنے لگا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل افراد نے بھی آپ کا فتح مکہ سے قبل اسلام لانے کا ذکر کیا ہے۔

(معرفۃ الصحابہ لابن ابی نعیم، ص 2496، تاریخ الاسلام للذہبی، ج 4، ص 308، تقریب التہذیب، ص 537 دار القلم دمشق، سیر اعلام النبلاء، ج 2، ص 119، الاصابة، ج 6، ص 120)

جن حضرات نے فتح مکہ کا قول نقل کیا ہے وہ بھی اس قول کے معارض نہیں کیونکہ خود آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اسلام کو چھپائے رکھا تھا اور فتح مکہ کے دن اظہار کیا تھا۔ پس فتح مکہ کے دن اسلام لانے کا مطلب یہ ہوا کہ اس وقت اپنے والد کے ساتھ ایمان کا اظہار کیا۔ شمائل و خصائل: طویل القامتہ، سفید رنگ، حسین و جمیل چہرہ۔ کشادہ پیشانی۔ انتہائی حلیم بردبار، بااخلاق، مدبر، فصیح اللسان، ذی شعور بروقت فیصلہ کرنے کی صلاحیت اور تجربہ کار پاکیزہ صفات سیاست دان تھے۔ آپ کا حلم و عقل ضرب المثل تھا۔ زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے ابن عبدالبی رب فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد خضاب لگا رہے تھے اور اس رنگ سے داڑھی ایسے چمک رہی تھی جیسے سونا (البدایۃ والنہایۃ، ج 8، ص 172) اللہ اکبر کیا منظر ہوگا۔

آپ نبی کریم ﷺ کے کاتب تھے چنانچہ اس پر مستقل روایات اپنے مقام پر آرہی ہیں۔ آپ کی ہمیشہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ یعنی ام المؤمنین تھیں۔ اس حیثیت سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خال المؤمنین تھے جو بہت بڑی فضیلت ہے چنانچہ تفصیل آگے آرہی ہے۔

ازواج و اولاد: حضرت عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ، یزید، رملہ، صفیہ، عاتکہ۔ جبکہ ازواج مطہرات میں سے حضرت نانکۃ، قریبۃ بنت ابی امیہ، وکثۃ بنت

قرطہ شامل ہیں۔

امارت و خلافت: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کی امارت آپ کے سپرد کی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بھی آپ شام کے امیر رہے اور واقعہ تحکیم کے بعد بالاتفاق پوری امت مسلمہ کے امیر المومنین منتخب ہوئے۔ امیر المومنین منتخب ہونے سے قبل بیس (۲۰) سال تک عہدہ امارت پر فائز رہے اور بیس سال تک پوری مملکت اسلامیہ پر امارت کی گویا چالیس (۴۰) سال تک امارت کے فرائض باحسن خوبی انجام دئے۔

فتوحات: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بختان، خراسان، ترکستان، سمرقند وغیرہ فتح ہوئے جبکہ روم کا علاقہ اور قسطنطنیہ کا علاقہ بھی آپ کے دور حکومت میں فتح ہوا۔ بحری جنگوں کو کافی وسعت دی۔ مزید تفصیل کیلئے مفتی محمد محذورہ مدظلہ العالی کی کتاب: فتوحات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ص: 551 تا 584 کا مطالعہ کریں۔

وفات حسرت آیات:

تُوَفِّي مُعَاوِيَةَ بِدَمَشْقَ يَوْمَ الْخَمِيسِ لَثَمَانَ بَقِيْنَ مِنْ رَجَبِ سَنَةِ سِتِّيْنَ وَ كَانَتْ وِلَايَتُهُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ إِلَّا لَيَالٍ وَ كَانَتْ لَهُ يَوْمَ مَاتَ ثَمَانٌ وَ سَبْعُونَ سَنَةً. (صحیح ابن حبان، ج: 15، ص: 39، حدیث نمبر: 6657)

حضرت امیر معاویہؓ کی وفات دمشق میں 22 رجب بروز جمعرات 60ھ میں ہوئی آپ کی خلافت 19 سال 4 ماہ سے ایک دن کم تھی اور اس وقت آپ کی عمر مبارک 78 سال تھی۔ اسی طرح ابو جعفر طبری لکھتے ہیں:

و قال علی بن محمد: مات معاوية بدمشق سنة ستين يوم الخميس لثمان بقين من رجب حدثني بذلك الحارث عنه.

(تاریخ الطبری، ج 5 ص 324، دار المعارف بمصر۔ ذکر وفات معاویہ بن ابی سفیان)

اور علی بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ کی وفات دمشق میں 22 رجب بروز جمعرات 60ھ

میں ہوئی اسی طرح مجھے حارث نے بھی بیان کیا۔

ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر تحریر کرتے ہیں:

ان معاویۃ ابی سفیان مات بدمشق یوم الخمیس لثمان بقین من رجب

(تاریخ ابن عساکر حرف المیم)

حضرت امیر معاویہؓ کی وفات دمشق میں 22 رجب بروز جمعرات کو ہوئی۔

جدید دور کا مورخ الصلابی لکھتا ہے:

تنازل الحسن بن علی لمعاویۃ بالتخلیۃ و تمت بیعتہ فی شہر ربیع الاول من

عام 41ھ و مات بدمشق سنة 60ھ یوم الخمیس لثمان بقین من رجب و كانت

ولایتہ تسع عشرة سنة و ثلاثة اشهر و سبعة و عشرين یوما

(معاویہ بن ابی سفیان شخصیت و عصرہ، ص 113 لعلی محمد محمد الصلابی)

حضرت حسن بن علیؓ حضرت معاویہؓ کیلئے ربیع الاول 41ھ میں دستبردار ہوئے حضرت امیر معاویہؓ

کی وفات دمشق میں 22 رجب بروز جمعرات 60ھ کو ہوئی اور آپ کی خلافت 19 سال 3 ماہ

اور 27 دن پر مشتمل تھی۔

ابو عمر یوسف بن عبد اللہ انصاری القرطبی فرماتے ہیں:

توفی معاویۃ بدمشق و دفن بها یوم الخمیس لثمان بقین من رجب

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، ص 669 باب معاویۃ، دارالاعلام، اردن)

آپؓ کی وفات دمشق میں 22 رجب بروز جمعرات ہوئی اسی دن دفن ہوئے۔

ابوالحسن عزالدین بن الاثیر کا فرمانا ہے

توفی یوم الخمیس لثمان بقین من رجب سنة تسع و خمسين وهو ابن

اثنين و ثمانین سنة والاصح فی وفاته انها سنة ستین.

(اسد الغابة، ج 4، ص 425)

آپؓ کی وفات دمشق میں 22 رجب بروز جمعرات 59ھ کو ہوئی اور آپ کی عمر 82 سال تھی اور

صحیح یہ ہے کہ وفات 60ھ میں ہوئی۔ علامہ ابن کثیرؒ کے مطابق:

ولا خلاف انه توفي بدمشق في رجب سنة ستين و قيل ليلة الخميس  
لثمان بقين من رجب سنة ستين

(البداية والنهاية سنة سبعين من الهجرة النبوية)

اس میں کوئی اختلاف نہیں آپ کی وفات دمشق میں رجب 60ھ کو ہوئی اور یہ بھی کہا گیا کہ  
22 رجب بروز جمعرات 60ھ کو کوئی۔

**تنبیہ:** روافض اور ان کے ساتھ اہل بدعت 22 رجب کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کی وفات کی خوشی میں معاذ اللہ کونڈوں کی رسم کرتے ہیں اور اہل السنّت کے رد عمل سے  
بچنے کیلئے اسے امام جعفر صادق کی نیاز کہتے ہیں۔ چنانچہ

شیعہ فرقہ کے معروف عالم اکبر جاڑوی کونڈوں کے متعلق فرماتے ہیں:

”اس کی شرعی حیثیت تو کوئی نہیں، یہ تو صرف امیر شام (یعنی امیر معاویہ)  
کی موت کا دن ہے اور زمانہ تقیہ کا تھا اس کی خوشی کی گئی۔“

(مولانا اکبر جاڑوی صاحب سے 150 سوالات، ص: 42، مولفہ صفدر

حسین ڈوگر مطبوعہ القائم پبلیکیشنز لاہور)

شیعوں کی معروف کتاب ”تحفۃ العوام“ جدید میں جہاں نیک و نجس تاریخوں کا ذکر ہے  
وہاں 22 رجب میں آگے ”نیک روز مرگ معاویہ“ لکھا ہوا ہے۔ معاذ اللہ

(تحفۃ العوام، ص 246، افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور، از منظور حسین نقوی)

نیز تحفۃ العوام میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات تاریخ 15 رجب لکھی گئی ہے۔  
(تحفۃ العوام، ص: 479)

کونڈوں کی یہ رسم بدعت سیئہ ہے ہرگز نہ کرنا چاہئے خدا ان حضرات کو ہدایت دے۔

تفصیلی حالات کیلئے: اردو خواں طبقہ:

حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ العالی کی کتاب:

”سیرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ“

دو جلدوں کا مطالعہ کریں۔

جبکہ اہل علم حضرات مندرجہ ذیل کتب کو ملاحظہ فرمائیں:  
مختصر تاریخ دمشق لابن منظور، سیرت ابن ہشام، تاریخ کبیر، تاریخ الطبری، تاریخ بغداد،  
الکامل فی التاريخ، تاریخ الخلفاء، معرقة الصحابة، الاستيعاب، الاصابة، البداية والنهاية،  
تاریخ الاسلام للذہبی، طبقات الخليفة، السير والمغازی، وفیات الاعیان، سیر اعلام النبلاء،  
جمهرة الانساب العرب، اخبار الدول للقرماني۔ وغیرہا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام  
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نظر میں

اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اِنِّیْ لَا تَمْنِیْ اَنْ یَّرِیْدَ اللّٰهُ عِزَّ و جَلَّ مُعَاوِیَةَ  
مِنْ عُمُرِیْ فِیْ عُمُرِهِ

(الطبقات لابی عروبة المتوفی 318 ھ، ص 41، دار البشائر)

میں یہ تمنا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ معاویہ کو میری عمر بھی لگا دے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِیَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ

(البداية والنهاية، ج 8، ص 177، التاريخ الكبير، ج 4، ص 328، رقم 1405 دار الكتب

العلمية، بیروت، سیر اعلام النبلاء، ج 3، ص 126)

لوگو! معاویہ کا ذکر صرف خیر کے ساتھ ہی کیا کرو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کی برائی بیان کی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہمارے سامنے قریشی جوان کا گلہ نہ کرو جو  
غصے میں بھی ہنستا ہے رضا مندی کے ساتھ جو چاہو اس سے لے لو مگر اس سے چھیننا چاہو تو  
کبھی چھین نہ سکو گے۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَدَ مِنْ مُعَاوِیَةَ.

(اسد الغابة، ج 4، ص 434، الاستيعاب، ص 660)

میں نے نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ سیادت و سرداری کے لائق کسی کو نہ دیکھا۔

اسود کا ایک معنی سخاوت بھی کیا گیا ہے۔

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ: أَصَابَ إِنَّهُ، فَقِيْهِ

(الصحيح لامام البخارى، ج ۱، ص: ۵۳۱)

معاویہ کو کچھ نہ کہو کہ وہ فقیہ تھے۔

حضرت ابو دردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ أَشْبَهَ صَلَاةَ بَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَمِيرٍ كُمْ هَذَا يَعْنِي مُعَاوِيَةَ

(مسند الشاميين للطبراني، ج 1، ص 168 رقم 282، مجمع الزوائد، ج 9، ص 590، رقم 15920، دار الفكر، بيروت، حلية الاولياء، ج 8، ص 275)

میں نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ نبی کریم ﷺ جیسی نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہ دیکھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ عُثْمَانَ أَقْضَى بِحَقِّ مَنْ صَاحِبِ هَذَا الْبَابِ يَعْنِي مُعَاوِيَةَ

(تاريخ الاسلام للذهبي، ج 4، ص 313، البداية والنهاية، ج 8، ص 193)

میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر کسی کو حق کا پور کرنے والا اور حق کا فیصلہ کرنے والا نہ پایا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قتلای و قتل معاویة فی الجنة

دیگر بزرگان دین کے اقوال

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ جَالِسَانِ عِنْدَهُ فَسَلَّمْتُ وَجَلَسْتُ فَيَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ إِذَا أَتَى بِعَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ فَأَذْخَلَا بَيْتًا وَأُجِيفَ الْبَابُ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ أَخْرَجَ عَلِيٌّ وَهُوَ يَقُولُ قُضِيَ لِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ ثُمَّ مَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ وَهُوَ يَقُولُ غُفِرَ لِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ.

(البداية النہایة، ج 8، ص 188، 189)

میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے سامنے تشریف فرما تھے میں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا کہ اسی دوران حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلایا گیا اور دونوں کو ایک کمرے میں داخل کر دیا گیا اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ میں غور سے اس ساری صورتحال کو دیکھتا رہا کہ تھوڑی ہی دیر میں حضرت علی یہ کہتے ہوئے نکلے: رب کعبہ کی قسم میرے حق میں فیصلہ ہو گیا، اور پھر تھوڑی دیر کے بعد امیر معاویہ بھی باہر تشریف لائے یہ کہتے ہوئے ”خدا کی قسم میری بخشش ہو گئی“۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ:

سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُبَارَكٍ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ مُعَاوِيَةُ أَوْ أَبِي سُفْيَانَ أَمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ فَقَالَ وَاللَّهِ أَنَّ الْغُبَارَ الَّذِي دَخَلَ فِي أَنْفِ مُعَاوِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ بِأَلْفِ مَرَّةٍ صَلَّى مُعَاوِيَةُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَمَا بَعْدَ هَذَا؟

(وفیات الاعیان، ج 3، ص 33، دار صادر بیروت، البداية والنہایة، ج 8، ص 201، مختصر

تاریخ دمشق، ج 25، ص 38، 39)

عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا کہ امیر معاویہ اور عمر بن عبدالعزیز میں سے کون افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ امیر معاویہ کی ناک میں جو غبار نبی کریم ﷺ کی معیت میں داخل ہوا وہ بھی عمر بن عبدالعزیز سے ہزار درجے افضل ہے۔ اللہ کے بندو! معاویہ تو وہ شخصیت ہیں کہ



جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی پس جب نبی کریم ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے معاویہ ربنا ولک الحمد کہتے، اس قدر عظیم فضیلت کے بعد کسی اور فضیلت کے جاننے کی بھی ضرور ہے؟

اللہ اکبر!

صلی معاویہ خلف رسول اللہ ﷺ فقام سمع اللہ لمن

حمدہ فقال معاویہ ربنا ولک الحمد فما بعد هذا ؟

اس جملے کی معنویت و جامعیت کی ترجمانی باوجود کوشش کے اردو میں مجھ سے نہ ہو سکی۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ:

لَوْ رَأَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ لَقُلْتُمْ هَذَا الْمَهْدِي .

(البداية النهاية، ج 8، ص 195، السنة لابن بكر بن الخلال، ج 2، ص 204، مختصر تاريخ

دمشق، ج 25، ص 53)

اگر تم معاویہ کو دیکھ لیتے تو کہتے کہ یہی مہدی ہیں۔

حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ:

لَوْ رَأَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ لَقُلْتُمْ هَذَا الْمَهْدِي .

(المعجم الكبير، ج 19، ص 308، رقم 691، مكتبة ابن تيمية، القاهرة)

اگر تم معاویہ کو دیکھ لیتے تو کہتے کہ یہی مہدی ہیں۔

حضرت معانی بن عمران رحمۃ اللہ علیہ:

سُئِلَ الْمُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ أَحَدَهُمَا أَفْضَلُ مُعَاوِيَةَ أَوْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؟

فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ لَا يُقَاسُ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

أَحَدٌ . مُعَاوِيَةُ صَاحِبُهُ وَصَهْرُهُ وَكَاتِبُهُ وَأَمِينُهُ عَلَى وَحْيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ

قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُوا لِي أَصْحَابِي وَأَصْهَارِي فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ

اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .

(مختصر تاریخ دمشق، ج 25 ص 73، البداية والنهاية، ج 8، ص 202،)

معانی بن عمران سے پوچھا گیا کہ حضرت معاویہؓ اور عمر بن عبد العزیزؓ میں کون افضل ہے؟ تو معانی بن عمران اس بے تکے سوال پر سخت غضبناک ہوئے اور فرمایا نبی کریم ﷺ کے صحابہ پر کسی کو قیاس مت کیا جائے۔ معاویہؓ تو نبی کریم ﷺ کا صحابی اور سسرالی اور کاتب اور اللہ کی وحی پر امین ہیں۔ (عمر بن عبد العزیزؓ کو بھلا ان میں سے کوئی فضیلت حاصل ہے؟) اور تحقیق نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری خاطر میرے صحابہ اور میرے سرالیوں کو کچھ نہ کہو جو ان کو برا بھلا کہتا ہے تو اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام مخلوق کی لعنت ہے۔

ربیع بن نافع رحمہ اللہ علیہ:

مُعَاوِيَةُ سَتَرِ اصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَاِذَا كَشَفَ الرَّجُلُ السِّتْرَ اجْتَرَا عَلَى مَا وَرَاہُ (مختصر تاریخ دمشق، ج 25، ص 74)

امیر معاویہؓ اصحاب رسول ﷺ کا پردہ ہے اور جب کوئی شخص کسی چیز کا پردہ کھول دیتا ہے تو پھر جو کچھ پردہ کے اندر ہے اس پر جرات کرنا اس کیلئے مشکل نہیں ہوتا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

قاضی عیاض شافعی المتوفی 544ھ لکھتے ہیں:

قَالَ مَالِكٌ "رَحِمَهُ اللَّهُ..... مَنْ شَتَمَ أَحَدًا مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ أَوْ عُثْمَانَ أَوْ مُعَاوِيَةَ أَوْ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَإِنْ قَالَ كَانُوا عَلَى ضَلَالٍ وَ كُفْرٍ قُتِلَ وَ أَنْ شَتَمَهُمْ بِغَيْرِ هَذَا مِنْ مَشَاتِمَةِ النَّاسِ نُكِّلَ نَكَالًا شَدِيدًا

(الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، ج 2، ص 184، المكتبة الحقانية بشارور)

جس نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ، عمرو بن العاص میں سے کسی کو گالی دی تو دیکھا جائے گا کہ اگر اس نے انہیں گمراہ اور کافر کہا تو اسے قتل کر دیا جائے گا اور اگر اس نے صرف گالی دی تو اسے ذلت آمیز سزا دی جائے گی۔

### علامہ عبدالعزیز فرہاروی رحمۃ اللہ علیہ

قَدْ صَرَّحَ عُلَمَاءُ الْحَدِيثِ بِأَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ نَجَبَانِهِمْ وَ مُجْتَهِدِيهِمْ وَلَوْ سَلِمَ أَنَّهُ، مِنْ صِغَارِهِمْ فَلَا شَكَّ فِي أَنَّهُ، دَخَلَ فِي عُمُومِ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ الْوَارِدَةِ فِي تَشْرِيفِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ بَلْ قَدْ وَرِدَ فِيهِ بِخُصُوصِهِ أَحَادِيثٌ "كَقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَ مَهْدِيًا وَ اهْدِ بِهِ رِوَاةَ التِّرْمِذِيِّ وَ قَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اللَّهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْحِسَابَ وَ الْكِتَابَ وَ قِهِ الْعَذَابَ رِوَاةَ أَحْمَدَ وَ مَا قِيلَ مِنْ أَنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ فِي فَضْلِهِ حَدِيثٌ" فَمَحَلَّ نَظَرٍ وَ كَانَ السَّلَفُ يَغْضَبُونَ مَنْ سَبَّهُ وَ طَعَنَهُ وَ قِيلَ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ إِنْ مُعَاوِيَةَ صَلَّى الْوُتْرَ رُكْعَةً وَاحِدَةً قَالَ دَعَاهُ فَإِنَّهُ فَقِيهٌ، صَحَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا فِي الصَّحِيحِ الْبُخَارِيِّ وَ سَبَّهُ رَجُلٌ "عِنْدَ خَلِيفَةِ الرَّاشِدِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَجَلَّدَهُ وَ قَالَ آخِرُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدُ فَجَلَّدَهُ وَ قِيلَ لِأَمَامِ الْجَلِيلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَمْعَاوِيَةُ أَفْضَلُ أَمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ غُبَارُ فَرَسٍ مُعَاوِيَةَ إِذَا غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ" مِنْ عُمَرَ وَ قَالَ الْقَاضِي عِيَّاضُ الْمَالِكِيِّ فِي الشِّفَاءِ قَالَ مَالِكٌ مَنْ شَتَمَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ أَوْ عِثْمَانَ أَوْ مُعَاوِيَةَ أَوْ عُمَرَ وَ ابْنَ الْعَاصِ فَإِنْ قَالَ كَانُوا عَلَى كُفْرٍ وَ ضَلَالٍ قَتَلَ وَ إِنْ شَتَمَهُمْ كَغَيْرِ هَذَا مِنْ شَاتِمَةِ النَّاسِ نَكَلَ نَكَالًا شَدِيدًا أَنْتَهَى وَ قَدْ الْفَنَّا فِي الْبَابِ رِسَالَةً سَمِينًا هِيَ النَّاهِيَةُ عَنْ ذَمِّ مُعَاوِيَةَ

(النبراس، ص 550، 551، مكتبه رضويہ لاہور)

ترجمہ: علماء حدیث نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبار صحابہ میں سے ہیں آپ نجیب و مجتہد صحابی ہیں اگر آپ کو چھوٹا صحابی بھی مانا جائے تو بھی آپ بلاشبہ ان احادیث کے عموم میں داخل ہیں جو صحابہ کرام کی شان میں وارد ہوئی ہیں۔

جب کہ آپ کے حق میں خصوصی احادیث بھی موجود ہیں جیسے آپ ﷺ کا فرمانا کہ اے اللہ معاویہ کو ہادی مہدی بنا اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے جسکو روایت کیا ہے ترمذی نے اور جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ معاویہ کو حساب و کتاب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے محفوظ فرما جیسا کہ امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے۔ اور یہ جو کسی نے کہہ دیا کہ آپ کی شان میں کوئی حدیث ثابت نہیں تو یہ بات قابل قبول نہیں۔ سلف صالحین کے سامنے جب کوئی امیر معاویہؓ کو برا بھلا کہتا تو وہ غضب ناک ہو جاتے اور ابن عباس کو کہا گیا کہ معاویہ ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا انہیں کچھ نہ کہو وہ فقیہ ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی ہیں (بخاری) اور ایک آدمی نے خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز کے سامنے آپ کو گالی دی تو آپ نے اسے کوڑے لگوائے اسی طرح کسی نے آپ کے سامنے یزید کو امیر المومنین کہا تو اسے بھی کوڑے لگوائے امام جلیل عبداللہ بن مبارک سے کسی نے پوچھا کہ معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز تو آپ نے فرمایا کہ معاویہؓ نے جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا تھا اس وقت ان کے گھوڑے کی گرد بھی عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے۔ ہم نے اس موضوع پر ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس کا نام ”الناہیہ عن ذم معاویہ“ ہے۔

### امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا حضرت معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز؟ تو آپ نے جواب دیا وہ غبار جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا وہ کئی درجے عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب نمبر 58، ج 1، ص 196، مترجم سعید احمد)

(نقشبندی بریلوی، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس دہلی)

### امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گستاخوں کا انجام

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيهِمْ بَنِي مَيْسَرَةَ قَالَ مَا

رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ضَرَبَ إِنْسَانًا قَطُّ إِنْسَانًا شَتَمَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ ضَرَبَهُ  
أَسْوَأَ .

(البداية والنهاية ، ج 8 ص 202، مختصر تاريخ دمشق ، ج 25، ص 76)

ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کسی کو کوڑے مار رہے ہوں سوائے اس شخص کہ جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ وَكَانَ مِنَ الْأُبْدَالِ قَالَ رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَمُعَاوِيَةُ  
إِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَنْتَقِصُنَا فَكَأَنَّهُ انْتَهَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَنْتَقِصُ هَؤُلَاءِ وَلَكِنْ هَذَا يَغْنِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ  
وَيْلَكَ أَوْلَيْسَ هُوَ مِنْ أَصْحَابِي قَالَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِرْبَةً  
فَنَاولَهَا مُعَاوِيَةَ فَقَالَ جَاءَ بِهَا لَبْتُهُ فَضَرَبَهُ بِهَا وَانْتَبَهَتْ فَبَكَرْتُ إِلَى مَنْزِلِي فَأَذَى  
ذَلِكَ الرَّجُلُ قَدْ أَصَابَتْهُ الذَّبْحَةُ مِنَ اللَّيْلِ وَمَاتَ وَهُوَ رَاشِدٌ الْكِندِيُّ

(مختصر تاريخ دمشق ، ج 25، ص 76، 77، البداية والنهاية ، ج 8، ص 203)

محمد بن عبدالملک جو ابدال وقت میں سے تھے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور ان کے ساتھ ابو بکر عمر عثمان علی و معاویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی تھے کہ اسی دوران ایک شخص آیا حضرت عمرؓ نے اس شخص کہ متعلق شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ شخص ہماری برائی بیان کرتا ہے وہ شخص بولا کہ یا رسول اللہ میں ان کی برائی بیان نہیں کرتا ہاں البتہ اس یعنی معاویہ کو برا بھلا کہتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر کہا کہ تیرا ناس ہو کیا یہ میرا صحابی نہیں؟ تین بار آپ نے یہ مبارک جملہ دہرایا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ایک نیزہ اٹھایا اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ نیزہ اس بد بخت کے سینے میں گھونپ دو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ راوی کہتا ہے جب صبح ہوئی

تو میں دوڑتے ہوئے اس شخص کے مکان پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ رات اس نے اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کر لی اور مرا پڑا ہوا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس بد بخت شخص کا نام راشد کندی تھا۔  
نوٹ: وہ آدمی صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہہ رہا تھا معاذ اللہ۔ مگر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں استغاثہ پیش کیا تو یوں فرمایا کہ یہ ہمیں برا بھلا کہتا ہے معلوم ہوا کہ جو کسی ایک صحابی پر طعن کرے وہ گویا پوری جماعت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر طعن کر رہا ہے۔ فافہم۔

## بنو ہاشم و بنو امیہ کی رشتہ داریاں

بنی ہاشم میں سے جو رشتہ داریاں ہوئیں بنی امیہ میں  
حضرت حسن بن علی نے حضرت عائشہ بنت عثمان بن عفان سے نکاح فرمایا۔ ان کا نکاح  
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ نے کروایا تھا اور حضرت حسن کی طرف سے دس ہزار دینار  
مہر ادا کیا۔

بنی ہاشم میں سے جس نے بنو امیہ میں نکاح کئے  
ام المومنین ام حبیبہؓ کی زوجہ محترمہ یہ اس خاندان کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔  
عبدالملک بن مروان نے بنت علی و بنت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے نکاح فرمایا۔  
عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے فاطمہ بنت الحسین بن علی سے نکاح فرمایا۔  
عبداللہ بن خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کا نکاح نفیسہ بنت عبداللہ بنت العباس بن  
علی بن ابی طالب۔ جن سے علی اور عباس نام کے دو بیٹے بھی ہوئے۔  
بکار بن عبدالملک بن مروان نے نکاح فاطمہ بنت محمد بن الحسن بن علی سے کیا۔  
مزید تفصیل کیلئے:

(رسائل ابن حزم، ج 2 من نکح من بنی ہاشم فی بنی امیہ و من تزوج من بنی  
امیہ فی بنی ہاشم)

ابن حزم نے مندرجہ ذیل ابواب بھی قائم کئے جن سے ان دونوں خاندانوں کی قربت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے:

من ولی من بنی امیة لبنی ہاشم (رسائل ابن حزم، ج 2، ص 109)

من ولی من بنی ہاشم لبنی امیة (رسائل ابن حزم، ج 2، ص 110)

من غرائب الاسماء فی بنی ہاشم

و من غرائب الاسماء فی بنی امیة (رسائل ابن حزم، ج 2، ص 111)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل پر لکھی جانے والی کتب

آپ کی بردباری پر کتاب

ابوبکر ابن ابی دنیا المتوفی 281ھ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلم پر ایک پورا جزء بنام

حلم معاویة

کے نام سے تالیف کیا ہے۔

دیگر کتب:

یہن کے علماء کی طرف سے ایک کتاب لکھی گئی

اہل بدعت کی کمر توڑ دینے والا اور ان کا علمی محاسبہ کا بردیو بند  
کا تحقیقی دفاع کرنے والا پاکستان میں اس موضوع پر اہلحق کا  
واحد مجلہ ”نور سنت“ منگوانے کیلئے آج ہی رابطہ کریں

0312-5860955-03027051716

- (۱) نصیحة الاخوان في ترك السب لمعاوية بن ابي سفيان  
(ایضاح المکنون، ج 2، ص 652)
- (۲) جواب سوال عن معاوية ابي سفيان لشيخ ابن تيمية
- (۳) تطهير الجنان لابن حجر هيثمي
- (۴) الناهية عن طعن في امير المؤمنين معاوية لعبد العزيز فرهاروی  
موخر الذکردنوں رسالے پاکستان میں بھی طبع ہو چکے ہیں اور آسانی دستیاب ہیں۔
- (۵) اقوال المنصفين في الصحابي الخليفة معاوية رضي الله تعالى  
عنه لعبد المحسن بن حمد العباد البدر  
جبکہ اردو میں مندرجہ ذیل کتب لکھی گئیں ہیں:
- (۶) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تاریخی حقائق  
از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی
- (۷) مناقب سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کوئٹہ کی شرعی حیثیت  
از مفتی اعظم ہاشمی صاحب
- (۸) سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں گمراہ کن غلط فہمیوں کا ازالہ  
از محمد ظفر اقبال
- (۹) اسم معاویہ۔ از مولانا مسعود الرحمن عثمانی۔
- (۱۰) الحمد للہ راقم الحروف کا یہ رسالہ (الاربعة فی مناقب امیر المومنین) بھی اب اس  
فہرست میں شامل ہے۔
- وہ محدثین جنہیں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے فضائل پر ابواب قائم کئے
- (۱) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ”فضائل الصحابة“ میں باب قائم کیا:



فضائل معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(۲) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۷۹ھ نے باب قائم کیا:

باب مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲) علامہ آجری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۶۰ھ نے ”الشریعة“ میں باب قائم کیا:

کتاب فضائل معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(۳) علامہ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۸۵۲ھ نے ”المطالب العالیة بزوائد

المسانید الثمانية“ میں باب قائم کیا:

فضل معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام بخاری نے باب ذکر معاویہ کہا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب پر باب فضائل

معاویہ نہیں لکھا بلکہ باب ذکر معاویہ کا باب باندھا۔

**جواب:** تو کیا ہوا؟ اسی بخاری میں:

باب ذکر العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

باب ذکر طلحة بن عبید اللہ

باب ذکر اسامة بن زید

اب جواب دیں ان کے فضائل و مناقب کے بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ منکر ہیں ان ابواب

کو ذکر کرنے کے بعد امام بخاری نے یہ باب باندھا:

باب ذکر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس کے بعد باب باندھے:

باب ذکر جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ

باب ذکر حذیفہ بن الیمان العبسی رضی اللہ عنہ

”باب ذکر معاویہ“ سے مراد ”باب ذکر فضائل معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ ہے۔

نیز معترض کو باب ذکر معاویہ تو نظر آگیا گا مگر ان تمام ابواب پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ”کتاب المناقب“ جو قائم کیا وہ نظر کیوں نہ آیا؟

اخرج ابن سعد و ابو نعیم وابن عساکر عن ابی نملۃ قال کانت یهود بنی قریظۃ یدرسون ذکر رسول اللہ ﷺ و کتبہم و یعلمونہ الولدان بصفته و اسمہ۔ (الخصائص الکبریٰ، ص 47)

ظاہر ہے کہ توریت میں نبی کریم ﷺ کے ذکر سے ان کی صفات و فضائل ہی مراد ہوں گے اسی کو ”ذکر“ سے بیان کیا۔

قال الامام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کان ایوب السختیانی اذا ذکر النبی ﷺ بکی حتی ارحمہ .. کان مالک اذا ذکر رسول اللہ ﷺ یتغیر لونه ..... ولقد کان عبد الرحمن بن القاسم یدکر رسول اللہ ﷺ فننظر الی لونه کانه نرف منه الدم و قد جف لسانہ فی فمہ ہیبة لرسول اللہ ﷺ ولد کنت آتی عامر بن عبد اللہ بن الزبیر فاذا ذکر عنده رسول اللہ ﷺ بکی حتی لا یبقی فی عینیہ دموع ولقد کنت آتی الزہری و کان من اہنأ الناس و أقربہم فاذا ذکر عنده رسول اللہ ﷺ فکانہ ما عرفک ولا عرفتہ ولقد کنت آتی الصفوان بن سلیم و کان من المتعبدین المتہجدین فاذا ذکر رسول اللہ ﷺ بکی فلا یزال یبکی حتی یقوم الناس عنہ و یتروکونہ۔

(سبل الہدی، ج 12، ص 395، 396، لا امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، دار الکتب العلمیہ بیروت)

اللہ اکبر! کیسے عاشق تھے کہ نبی کریم ﷺ کا تذکرہ سن کر رو کر ٹنڈھال ہو جاتے چہروں کا رنگ تبدیل ہو جاتا لوگ دیوانا سمجھ کر چھوڑ کر چلے جاتے اور ایک آج کے نام نہاد عاشق ہیں۔ بہر حال ان سچے عاشقان رسول ﷺ کے سامنے جو نبی کریم ﷺ کا ”ذکر“ ہوا تو کیا وہ بھی

فضائل و مناقب سے خالی ہوا کرتا تھا؟ کیا یہاں بھی ذکر رسول اللہ ﷺ پر کوئی اعتراض ہے؟  
خزرج کا وفد جب آپ پر ایمان لا کر واپس مدینہ گیا تو حالت یہ تھی  
وَأَنْصَرَفُوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَبْقَ دَارٌ مِّنْ دُورِ الْأَنْصَارِ إِلَّا وَفِيهَا ذِكْرُ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ. (المواهب اللدنیة، ج 1، ص 164)

انصار کا کوئی گھرا بسا نہ تھا جس میں آپ کے ذکر خیر کی دھوم نہ ہو۔  
معارض صاحب ذکر معاویہ پر تو بڑے چین بچیں ہوئے کچھ یہاں بھی کرم فرمائی ہوگی؟

کیا حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

فضیلت میں کوئی صحیح حدیث نہیں؟

معارضین اسحاق بن راہویہ کی طرف منسوب یہ قول پیش کرتے ہیں:

لَمْ يَصْحَ فِي فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ شَيْءٌ

جواب:

(۱) اسحاق بن راہویہ کو اس باب میں کسی صحیح حدیث کا علم نہ ہونے سے یہ ضروری نہیں  
کہ سرے سے حدیث ہی نہ ہو۔ اہل بدعت کے حکیم الامت احمد یار گجراتی لکھتے ہیں:  
”کسی محدث کا حدیث سے بے خبر رہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حدیث  
موجود ہی نہ ہو۔“ (امیر معاویہ پر ایک نظر، ص: 84)

جمہور امت نے آپ کے فضائل کو تسلیم کیا ان پر ابواب باندھے بلکہ ابن عساکر نے اپنی  
تاریخ اور ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہما نے البدایہ والنہایہ میں ابن راہویہ کے اس قول کو ذکر کر کے اس  
کا تعاقب کیا اور امیر المومنین کے مناقب میں وارد روایات کو ذکر کیا۔ تو اب جمہور کے مقابلے  
میں قول شاذ صحیح سند سے بھی مروی نہیں سے استدلال کرتے ہوئے کچھ تو شرم کرو۔

(۲) اسحاق بن راہویہ نے صحیح کی نفی کی ہے، اور صحیح کی نفی سے حسن کی نفی لازم نہیں آتی  
اس لئے چلو تم صحیح نہ مانو کم سے کم حسن تو مان لو۔

(۳) علامہ عبدالعزیز فرہاروی رحمۃ اللہ علیہ اس اشکال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے

ہیں:

”فان ارید بعدم الصحة عدم الثبوت فهو مردود لما مر بین المحدثین فلا ضیر فان فسحتها ضيقة و عامة الاحکام والفضائل انما تثبت بالاحادیث الحسان لعزة الصحاح ولا نحط ما فی المسند والسنن عند درجة الحسن وقد تقرر فی فن الحديث جواز العمل بالحديث الضعیف فی الفضائل فضلا عن الحسن وقد رايت فی بعض الكتب المعتمدة من کلام الامام مجدالدین بن الاثیر صاحب میزان الجامع حديث مسند احمد فی فضيلة معاوية صحيح الا انی لا استحضر الكتاب فی الوقت و لم ينصف الشيخ عبد الحق الدهلوی فی شرح السفر السعادة فانه اقر کلام المصنف ولم يتعقبه كتعقبه علی سائر تعصباته

(الناهیة، ص: 27, 28، مكتبة الحقيقة)

”سوا اگر عدم صحت سے مراد یہ ہے کہ فضائل معاویہ میں کوئی حدیث ثابت ہی نہیں تو یہ قول مردود ہے اور اگر صحت سے صحت مصطلح عند المحدثین مراد ہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کا دائرہ تنگ ہے احادیث صحیحہ کی قلت کے باعث بیشتر احکام و فضائل احادیث حسان ہی سے ثابت ہوتے ہیں اور مسند احمد اور سنن کی حدیث درجہ حسن سے کم تر نہیں اور فن حدیث میں یہ طے ہو چکا ہے کہ فضائل کے باب میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے حسن کی تو کیا بات ہے اور میں نے کسی معتبر کتاب میں امام مجدالدین ابن الاثیر کا قول دیکھا تھا کہ سیدنا معاویہ کی فضیلت میں مسند احمد کی حدیث صحیح ہے مگر اس وقت وہ کتاب ذہن میں نہیں۔ اور شیخ عبدالحق نے سفر السعادة میں انصاف نہیں کیا کہ اس قول کو تو نقل کر دیا مگر اس کا تعقب نہیں کیا جس طرح دیگر تعصبات کا تعقب کیا ہے۔“

ذم معاویہ رضی اللہ عنہ کی احادیث موضوع ہیں  
معروف حنفی محدث ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) گھڑی ہوئی موضوع احادیث  
کے متعلق لکھتے ہوئے انہی کے ذیل میں لکھتے ہیں:  
ومن ذالک الاحادیث فی ذم معاویہ

(الاسرار المرفوعة، ص 343)

انہی گھڑی ہوئی احادیث میں ذم معاویہ میں وارد احادیث بھی ہیں۔  
اور علامہ ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:  
ومن ذالک الاحادیث فی ذم معاویہ و کل حدیث فی ذمہ فہو کذب  
(المنار المنیف فی الصحیح و الضعیف، ص 78، دار العاصمة الرياض)  
انہی گھڑی ہوئی احادیث میں ذم معاویہ میں وارد احادیث بھی ہیں حقیقت یہ ہے کہ  
امیر معاویہ کی مذمت میں وارد تمام روایات موضوع ہیں۔

فضائل میں ضعیف حدیث مقبول ہے  
چونکہ میری اس کتاب میں بعض ضعیف روایات بھی آپ کو ملیں گی اس لئے راقم پہلے ہی سے  
یہ واضح کر دے کہ فضائل میں ضعیف احادیث کچھ شرائط کے ساتھ قابل قبول ہیں۔  
ضعیف حدیث پر عمل کا حکم

الإمام حجتی الدین النووی الشافعی رحمہ اللہ نے اپنی بہت ساری میں کتب میں تمام محدثین و فقہاء  
کا اتفاق نقل کیا ہے کہ "فضائل الأعمال و ترغیب و ترہیب" میں "ضعیف حدیث" کو لینا  
اور اس پر عمل کرنا جائز ہے۔

الإمام النووی الشافعی رحمہ اللہ نے یہ بات اپنی کتب (الروضہ) اور (الإرشاد و التقریب) اور  
(الاذکار) وغیرہ میں نقل کی ہے، اور یہی الامام النووی رحمہ اللہ کا مذہب ہے، اور اسی طرح  
کی تصریح دیگر کبار ائمہ حدیث نے بھی کی ہے، مثلاً الحافظ ابن حجر العسقلانی،

والامام النووی ، والامام ابن جماعة ، والامام الطیبی ، والامام سراج الدین البلقینی ، والحافظ زین الدین أبو الفضل العراقي ، والامام ابن دقیق العید ، والحافظ ابن حجر الهيتمي ، والامام ابن الهمام ، والامام ابن علان ، والامام الصنعانی ، وغيرهم .

اور حتی کہ آج کل کے عرب کے سلفی علماء میں سے الشیخ بن باز ، والشیخ صالح اللحیدان ، والشیخ صالح الفوزان ، والشیخ عبدالعزیز آل الشیخ ، والشیخ صالح آل الشیخ ، والشیخ علی حسن الحلبي ، وغيرهم بھی یہی کہتے ہیں۔ ان علماء امت کی چند تصریحات ملاحظہ کریں:

وقال الحافظ السخاوی ”وممن اختاروا ذالك أيضاً ابن عبدالسلام وابن دقیق العید۔ (القول البديع فی الصلاة علی الحبيب الشفيع ، ص 195)

وقال الحافظ ابن حجر العسقلانی ”تجاوز رواية الحديث الضعيف إن كان بهذا الشرطين : ألا يكون فيه حكم ، وأن تشهد له الأصول“ .

(الإصابة فی تميز الصحابة ، ج: 5 ص 690)

وقال الامام ابن علان ”ويبقى للعمل بالضعيف شرطان : أن يكون له أصل شاهد لذلك كاندراجه في عموم أو قاعدة كلية ، وأن لا يُعتقد عند العمل به ثبوته بل يُعتقد الاحتياط“ . (الفتوحات الربانية ج 1 ص 84)

وقال الحافظ ابن حجر العسقلانی ”ولا فرق في العمل بالحديث الضعيف في الأحكام أو الفضائل إذ الكل شرع“ . (تبين العجب ، ص 04)

وقال الامام الصنعانی ”الأحاديث الواهية جوزوا أي أئمة الحديث التساهل فيه ، وروايته من غير بيان لضعفه إذا كان وارداً في غير الأحكام وذلك كالفضائل والقصص والوعظ وسائر فنون الترغيب والترهيب“ (توضيح الأفكار لمعاني تنقيح الأنظار ، ج 2 ص 238)

وقال العلامة علی القاری ”الأعمال التي تثبت مشروعيتها بما تقوم الحجة به شرعاً ، ويكون معه حديث ضعيف ففي مثل هذا يعمل به في

فضائل الأعمال ؛ لأنه ليس فيه تشريع ذالك العمل به ، وإنما فيه بيان فضل خاص يُرجى أن يناله العامل به“ . (المرقاة ج2 ص381)

وقال العلامة حبيب الرحمن الاعظمی ”والضعيف من الحديث وإن كان قبولاً في فضائل الأعمال ، ولا بأس بإيراده فيها عند العلماء“ .

(مقدمة مختصر الترغيب والترهيب ص06)

وقال الامام ابن الهمام في كتاب الجنائز من فتح القدير ”الاستحباب يثبت بالضعيف غير الموضوع“ .

وقال الامام ابن حجر الهيتمي في الفتح المبين ”اتفق العلماء على جواز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال لأنه إن كان صحيحاً في نفس الأمر فقد أعطى حقه من العمل به“ .

وقال الشيخ صالح بن عبدالعزيز آل الشيخ ”أما في فضائل الاعمال فيجوز أن يستشهد بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال وأن يذكر لأجل ترغيب الناس في الخير ، وهذا هو المنقول عن أئمة الحديث وأئمة السلف“ . [محاضرة (الوجه الثاني)] .

وقال الشيخ محمود الطحان ”يجوز عند أهل الحديث وغيرهم رواية الأحاديث الضعيفة والتساهل في أسانيدھا من غير بيان لضعفھا في مثل المواعظ والترغيب والترهيب والقصص وما أشبه ذالك“ .

(تيسير مصطلح الحديث، ص65)

### "ضعيف حديث کی تعریف"

یاد رکھیں کہ محدثین کرام کے "حدیث ضعیف" کی اصطلاحی تعریف میں مختلف اقوال و آراء ہیں ، تین اقوال بطور خلاصہ و بغرض فائدہ نقل کرتا ہوں ۔

1 = {کل حدیث لم تجتمع فيه صفات الحديث الصحيح ولا صفات الحديث الحسن}

ہر وہ حدیث جس میں "حدیث صحیح اور حدیث حسن" کے صفات و شرائط موجود نہ ہوں تو وہ "

حدیث ضعیف " ہے۔

اور یہ مشہور محدث امام ابن الصلاح الشافعی رحمہ اللہ کا قول ہے۔  
اور اسی تعریف کو ان کے بعد حافظ ابن جماعة اور حافظ ابن کثیر اور حافظ نووی اور حافظ جرجانی وغیرہم رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے، اور پھر اسی تعریف پر دیگر محدثین کے کچھ تعقیبات بھی ہیں، جس کی تفصیل اصول حدیث کی کتب میں موجود ہے۔

## 2 = (کل حدیث لم تجتمع فیہ صفات القبول)

ہر وہ حدیث جس میں صفات قبول موجود نہ ہوں۔  
یہ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ کا قول ہے، اور بعض دیگر محدثین نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے، اعتراضات و تعقیبات اس پر بھی ہیں۔

## 3 = (ما قصر عن درجة الحسن قليلا)

ہر وہ حدیث جو درجہ میں "حدیث حسن" سے کم ہو۔  
حافظ الذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (الموقظة) میں یہ تعریف کی ہے، اور اصل اس تعریف کا امام ابن دقیق العید اور علامہ عراقی کا کلام ہے، اور اعتراضات و تعقیبات اس پر بھی ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حافظ ابن الصلاح الشافعی رحمہ اللہ اپنی کتاب (مقدمة ابن الصلاح) میں فرماتے ہیں کہ وہ حدیث جس میں چھ شرائط پائے جائیں تو وہ "صحیح" ہے، اور وہ چھ شرائط یہ ہیں:

1 = اتصال سند

2 = عدالة الرواة

3 = ضبط الرواة

4 = السلامة من الشذوذ

5 = السلامة من العلة

6 = وجود العاضد

اور جمہور متاخرین محدثین کے نزدیک "حدیث حسن" کی تعریف بھی یہی ہے جس میں



شروط سابقہ پائی جائیں، مگر "حدیث حسن" کا راوی اگرچہ حافظ ہوتا ہے لیکن حفظ میں "حدیث صحیح" کے راوی سے کم ہوتا ہے، اور پھر "حدیث ضعیف" بھی اسی کے ساتھ ملحق ہے، لہذا متاخرین محدثین کے نزدیک "حدیث ضعیف" کی تعریف یہ ہے کہ جس میں ان شروط مذکورہ بالا میں سے کوئی ایک شرط یا اکثر مفقود ہوں، پھر اس کے بعد "حدیث ضعیف" کے انواع و اقسام کی ایک طویل بحث ہے۔

### ﴿من شاء المزيد فليراجع الى المطولات﴾

فحاصل الکلام انہم عرفوا الحديث الضعیف بانه: هو ما فقد شرطاً من شروط الحديث المقبول وهي ستة:

- 1=ألعدالة: أي الصدق والتقوى والالتزام بالظاهر بأحكام الإسلام.
- 2=ألضبط: هو الدقة في الحفظ والانتقان ثم الاستحضار عند الأداء .
- 3=ألأتصال: أي كل واحد من الرواة قد تلقاه من رواية الحديث حتى النهاية دون إرسال أو انقطاع.
- 4=عدم الشذوذ: وهو مخالفة الراوي الثقة لمن هو أثق منه .
- 5=عدم وجود العلة القادحة: أي سلامة الحديث من وصف خفي قاذح في صحة الحديث والظاهر السلامة منه
- 6=ألعاوض عند الاحتياج إليه .

راجع : مقدمة ابن الصلاح (ج 1 / ص 6) والباعث الحثيث في اختصار علوم الحديث (ج 1 / ص 5) وتدريب الراوي في شرح تقريب النواوي (ج 1 / ص 73) والتقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير في أصول الحديث (ج 1 / ص 2) وتدريب الراوي في شرح تقريب النواوي (ج 1 / ص 120) . -

## الاربعین

روایت نمبر ۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ، قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

مَنْ يَرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَأَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي.

(الصحيح لامام البخاری، ج: ۱، ص: ۱۶، باب من یرد الله به خیرا یفقهه الدین، قدیمی کتب خانہ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے ساتھ اللہ پاک بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین میں تفقہ عطا فرماتے ہیں اور بلاشبہ (میں علم کے جام) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا کرنے والا ہے۔  
**فائدہ:** اس حدیث میں تفقہ فی الدین کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اور فقہاء کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ صرف فقیہ تھے بلکہ مجتہد مطلق تھے ملاحظہ ہو:

روایت نمبر ۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بَوَاحِدَةً قَالَ:

أَصَابَ إِنَّهُ، فَقِيهٌ

(الصحيح لامام البخاری، ج: ۱، ص: ۵۳۱)

ابن ملیکہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا

گیا کہ آپ امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کچھ کہنا چاہیں گے کیونکہ وہ صرف ایک رکعات وتر پڑھتے ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا درست کرتے ہیں کیونکہ وہ فقیہ ہیں۔

**فائدہ:** علامہ عبدالعزیز فرہاروی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۴۳۹ھ) اس روایت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

وكان ابن عباس رضى الله تعالى عنهما في فضل  
الصحابة و يلقب البحر لسعة علمه و حبر الأمة و ترجمان  
القرآن و قد دعا له النبي ﷺ بالعلم و الحكمة و التأويل  
فاستجيب و كان في خواص علي كرم الله وجهه و شديد  
الانكار على اعدائه و ارسله علي رضى الله عنه ليحاج  
الحرورية فحاجهم حتى لم لهم حجة فاذا شهد مثله  
لمعاوية بانه مجتهد و كف مولاه عن الانكار مستدلا بانه  
من الصحابة قال شيخ الاسلام ابن حجر هذا شهادة من  
حبر الامة بفضله

(الناحية عن طعن امير المومنين معاوية، ص: ۱۳-۱۴، مكتبة الحقيقة، استنبول)

حضرت ابن عباسؓ کا شمار فضلاء صحابہ میں تھا آپ کے علم کی وسعت کے پیش نظر آپ کو بحر العلوم، حبر امت اور ترجمان القرآن کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے حضور اکرم ﷺ نے ان کیلئے علم و حکمت اور تفسیر القرآن بالتأویل کی دعا فرمائی تھی جو کہ قبول ہوئی آپ کا شمار حضرت علیؓ کے خواص میں تھا آپ دشمنان علیؓ کے شدید تکبر تھے حضرت علیؓ نے آپ کو حرورہ کے خوارج کے پاس مناظرے کیلئے بھیجا تھا آپ نے مناظرہ کیا اور خارجیوں کو لا جواب کر دیا حضرت ابن عباسؓ جیسے ذی علم شخص حضرت امیر معاویہؓ کے اجتہاد کی گواہی دیں اور اپنے غلام کو ان پر تکبر کرنے سے منع کر دیں اور دلیل یہ دیں کہ وہ صحابی رسول و مجتہد ہیں تو اسی سے امیر معاویہؓ کے توفیق و علو کا پتہ چل

جاتا ہے شیخ الاسلام ابن حجر فرماتے ہیں کہ امیر معاویہ کے علم و فضل کیلئے حضرت ابن عباس کی طرف سے یہ بہت بڑی شہادت ہے۔

روایت نمبر ۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو مُسْهَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا وَاهْدِهِ قَالَ الترمذی حسن غریب

(ترمذی، ج: ۲، ص: ۲۲۴، قدیمی کتب خانہ)

صحابی رسول حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ یا اللہ معاویہ کو ہدایت دہندہ اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت عطا فرما۔

**فائدہ:** حضرت ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ اس روایت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

وَلَا ارْتِيَابَ أَنَّ دَعَا النَّبِيِّ ﷺ مُسْتَجَابٌ، فَمَنْ كَانَ حَالَهُ، كَيْفَ يَرْتَابُ فِي حَقِّهِ

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، ج: ۱۱، ص: ۳۸۰، مکتبہ رشیدہ کوئٹہ)

حضور ﷺ کی دعا یقیناً مستجاب ہے سو جس شخص کی یہ حالت ہو اس کے

بارے میں شک کئے جانے کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے؟

اللہ اللہ! حنفیوں کے یہ عظیم رہنما تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں فرماتے ہیں کہ عقل کے اندھو! جب نبی کریم ﷺ کو مستجاب الدعوات مانتے ہو اور نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں ہادیا مہدیا کی دعا فرمائی تو کیا یہ دعا مقبول نہ ہوئی ہوگی؟ ضرور اللہ کی بارگاہ میں یہ دعا مقبول ہے، تو جس کو ہدایت کی سند نبی کریم ﷺ نے دے دی آج کے یہ نام نہاد سیدزادے اور سنی اس عظیم صحابی پر طعن کر کے کیا خدا کے غضب کو دعوت نہیں دے رہیں؟

روایت نمبر ۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النَّفِيلِ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ

عَنْ يُونُسَ عَنْ حَبَسٍ، عَنْ أَبِي أُدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ حِمَصٍ وَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا  
وَوَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ، لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اهْدِهِ

(ترمذی، ج: ۲، ص: ۲۲۴، قدیمی کتب خانہ)

حضرت ابوادریس خولانی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروقؓ نے عمیر بن سعد کو حمص کی  
امارت سے معزول کیا اور حضرت امیر معاویہؓ کو وہاں کا والی بنایا تو لوگ چمی گویاں کرنے  
لگے کہ دیکھو عمیر بن سعید کو تو معزول کر دیا اور امیر معاویہؓ کو والی بنا دیا تو حضرت عمیر بن سعد  
نے فرمایا لوگو! معاویہ کا ذکر صرف خیر کے ساتھ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی مبارک  
زبان سے یہ دعا ان کے حق میں سنی کہ اے اللہ معاویہ کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے  
روایت نمبر ۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُحْطَبَةَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ  
وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ  
عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُحَيْمٍ السَّمْعِيِّ عَنِ  
الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السَّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
اللَّهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

(مسند احمد ج: ۲۸، ص: ۳۸۳، رقم: ۱۷۱۵۲، مؤسسة الرسالة بيروت)

صحیح ابن حبان، ج: ۱۶، ص: ۱۹۲، رقم: ۷۲۱۰، مؤسسة الرسالة بيروت

مجمع الزوائد، ج: ۹، ص: ۳۴۰، رقم: ۱۵۹۱۷، دار الفکر بيروت

التاریخ الكبير لامام البخاری، ج: ۷، ص: ۱۴۰، رقم: ۱۴۰۵

موارد الظمان، ج: ۱، ص: ۵۶۶، رقم: ۲۲۷۸

کنز العمال، ج: ۱۸، ص: ۱۳۱، رقم: ۳۳۶۵۶، دار الکتب العلمیہ بيروت

الشریعة لأجری ج: ۳، ص: ۴۹۷، رقم: ۱۹۷۰

المجمع الكبير، ج: ۱۸، ص: ۲۵۱، رقم: ۶۲۸، مكتبة ابن تيمية، القاهرة

مسند البزار، ج: ۱۰، ص: ۱۳۸، رقم: ۴۲۰۲، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة

فضائل الصحابة لامام احمد بن حنبل، ص: ۹۴۱، جامعة ام القرى

حضرت عریاض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے اللہ! معاویہ کو کتاب و حساب کا علم عطا فرما اور انہیں آخرت کے عذاب سے بچا

روایت نمبر ۶۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ الْمَعْقَرِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ نَا عِكْرَمَةُ أَنَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ثَلَاثٌ أُعْطِيَهُنَّ قَالَ نَعَمْ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَ أَجْمَلُهُ، أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَزْوَجُهَا قَالَ نَعَمْ وَ مُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ، كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ تَوَمَّرَنِي حَتَّى أَقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أَقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ

(الصحيح لامام المسلم، ج: ۲، ص: ۳۰۴، قدیمی کتب خانہ کراچی)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسلمان فتح مکہ کے موقع پر ابوسفیانؓ کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے اور نہ ہی انہیں بٹھا رہے تھے حضرت ابوسفیانؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ سے تین چیزیں مانگتا ہوں آپ مجھے عطا فرمادیں فرمایا کیا مانگتے ہو؟ عرض کیا میرے پاس عرب کی سب سے حسین و جمیل بیٹی ام حبیبہ موجود ہے میں اسے آپ کے نکاح میں دیتا ہوں فرمایا ٹھیک ہے عرض کیا آپ معاویہ کو اپنا کاتب بنالیں آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے پھر عرض کی کہ مجھے امارت سونپ دیں تاکہ میں جس طرح مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتا رہا ہوں اب مشرکین کے خلاف جنگ کر کے بدلہ لے سکوں آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔

**فائدہ:** فتح مکہ سے پہلے ہی ام حبیبہ کا نکاح آپ ﷺ سے ہو چکا تھا حضرت ابوسفیانؓ نے اپنے مسلمان ہونے کے بعد اسی نکاح کی تجدید اور اس پر اپنے قلبی اطمینان کی بات کر رہے

ہیں۔ (شرح نووی)

روایت نمبر ۷: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ ثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمَاصٍ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَ مَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ قَالِ عُمَيْرٌ "فَحَدَّثَنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أُوجِبُوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ

(الصحيح لامام البخارى، ج: ۱، ص: ۴۰۹-۴۱۰، باب ما قيل فى قتال الروم)

ام حرامؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پار جہاد کرے گا ان پر جنت واجب ہو چکی (۱) ام حرامؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اس لشکر میں شامل ہوں گی تو آپ نے فرمایا کہ تم ان میں شامل ہو گی۔

**فائدہ:** حافظ ابن حجر عسقلانی (المتوفى ۸۵۲ھ) حافظ بدر الدین عینی حنفی (المتوفى ۸۵۵ھ) علامہ زرقانی (المتوفى ۱۱۲۲ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ الْمَهْلَبُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْقَبَةٌ لِمُعَاوِيَةَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ غَزَا الْبَحْرَ

(فتح الباری، ج: ۱، ص: ۱۰۲، کتاب الجہاد، دار المعرفۃ-بیروت، شرح

الزرقانی، ج: ۳، ص: ۵۷، دار الکتب العلمیۃ-بیروت)

اس حدیث میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت ہے کیونکہ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سمندر پار جہاد کیا۔

روایت نمبر ۸: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّورَقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَمَامِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ الْمَغِيرَةِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الشَّيْبَرِ الْغَنَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ:

بخاری کے حاشیہ پر ہے قد اَوْجَبُوا اَيُّ فَعَلُوا فَعَلًا اَوْجَبَتْ لَهُمْ بِهِ الْجَنَّةُ (بخاری ج ۱ ص ۳۱۰ حاشیہ نمبر ۱)  
لِنُفْتَحَنَّ الْقُسْطَ ظَنِيَّةً وَلِنَعْمَ الْاَمِيرُ اَمِيرُهَا وَلِنَعْمَ الْجَيْشُ ذَالِكَ الْجَيْشِ  
(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ج: ۴، ص: ۴۶۸، رقم: ۸۳۰۰، دارالکتب العلمیة  
- بیروت قال الذہبی فی التلخیص صحیح

کنز العمال، ج: ۱۴، ص: ۲۱۹، رقم: ۳۸۴۶۲، الرسالة العالمیة، دمشق  
جامع المسانید والسنن لابن کثیر، ج: ۱، ص: ۵۲۷، رقم: ۱۰۷۹، دار خضر للطباعة  
والنشر التوضیع - بیروت

التحاف الخیرة المہرۃ لزوائد المسانید العشرۃ، ج: ۸، ص: ۱۰۶، رقم: ۷۵۹۵،  
دار الوطن للنشر، الرياض

الفتح الکبیر للسيوطی، ج: ۳، ص: ۹، رقم: ۹۶۷۰، دار الفکر - بیروت  
مجمع الزوائد، ج: ۶، ص: ۳۲۳، رقم: ۱۰۳۸۴، دار الفکر - بیروت

مسند امام احمد، ج: ۴، ص: ۳۳۵، رقم: ۱۸۹۷۷)  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسطنطینیہ ضرور بضرورت فتح ہوگا اور اس کا امیر کیا ہی اچھا امیر ہے  
اور وہ لشکر کیا ہی اچھا لشکر ہے۔

**فائدہ:** قسطنطینیہ ۳۲ ہجری میں حضرت امیر معاویہؓ کے ہاتھوں فتح ہوا پس نبی کریم ﷺ کی  
زبانی یہ حضرت امیر معاویہؓ کی بہت بڑی منقبت و فضیلت ہے۔

روایت نمبر ۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مَلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ  
عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَطْعَمْتُهُ، وَجَعَلَتْ تَقْلِي  
رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا  
يُضْحِكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ، مِّنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ



يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرَ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِيرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ  
شَكَكَ إِسْحَقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهُ لَنَا أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا  
لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(الصحيح لامام البخارى، باب الدعا بالجهاد والشهادة للرجال والنساء)

الشریعة للآجری، ج: ۳، ص: ۵۰۲، رقم: ۱۹۸۱، مؤسسة قرطبة)

انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ آپ کو کھانا کھلاتیں اور حضرت ام حرام حضرت عبادہ بن صامتؓ کی بیوی تھیں ایک بار رسول اللہ ﷺ حضرت ام حرام کے پاس آئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کا سر دیکھنے لگیں رسول اللہ ﷺ سو گئے اس کے بعد آپ ﷺ ہنستے ہوئے جاگ اٹھے ام حرام کہتی تھیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جنگ کیلئے نکلے ہوئے ہیں وہ اس سمندر میں سوار ہیں گویا تختوں پر بیٹھے ہوئے بادشاہ ہیں ام حرام فرماتی ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کرے تو رسول اللہ ﷺ نے ام حرام کیلئے دعا کی۔

**فائدہ:** امام بخاری رحمہ اللہ اسی حدیث کے آخر میں فرماتے ہیں:

فَرَكَبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَائِبَتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

(بخاری ج ۲ ص: )

چنانچہ ام حرام بھی معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں سمندری سفر میں شامل ہوئیں اور جب سمندر سے باہر آئیں تو اپنی سواری سے گر کر فوت ہو گئیں۔

یعنی اس روایت میں جس لشکر کو بشارت دی جا رہی ہے وہ حضرت معاویہؓ ہی کا لشکر جبرار ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تو اس لشکر میں شامل ہونے کی آرزو کریں اللہ کے

رسول ﷺ سے اس لشکر میں شامل ہونے کیلئے دعا کی التجا کریں اللہ کے رسول ﷺ اپنی زبان مبارک سے اس لشکر کی تعریف کریں اس میں لوگوں کی شمولیت کیلئے اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں، اس لشکر کو دیکھ کر خوشی سے تبسم فرمائیں اور آج کل کے نام نہاد سنی، پیرو سیدزادے اس لشکر کے امیر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرتے ہیں۔

روایت نمبر ۱۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَلَاحٍ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْتَاذَنَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي أَمْرِ فَقَالَ أَشِيرُوا فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَعْلَمَ فَقَالَ ﷺ أَشِيرُوا عَلَى فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَعْلَمَ فَقَالَ أَدْعُوا مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَمَا كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَجُلَيْنِ مِنْ رَجَالِ قُرَيْشٍ مَا يُنْفِذُونَ أَمْرَهُمْ حَتَّى يَبْعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى غُلَامٍ مِنْ غُلَمَانِ قُرَيْشٍ فَقَالَ أَدْعُوا لِي مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا وَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْضَرُوهُ، أَمَرَكُمْ وَأَشْهَدُوا أَمْرَكُمْ فَإِنَّهُ قَوِيٌّ، آمِينَ

(مسند الشاميين للطبراني، ج: ۲، ص: ۱۶۱، رقم: ۱۱۱۰، مؤسسة الرسالة - بيروت)

مسند البزار، ج: ۸، ص: ۴۳۳، رقم: ۳۵۰۷، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ایک معاملہ میں حضرت ابوبکر الصديق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مشورہ طلب کیا کہ اس معاملے میں مجھے مشورہ دہ توشیحین نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں دوسری دفعہ فرمایا تو یہی جواب دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھا پھر معاویہ کو بلاؤ جس پر ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا نبی ﷺ اور دو آدمی قریش کے لوگوں کے معاملے میں کافی نہیں کہ ان پر کسی معاملے کو نافذ کر سکیں کہ آپ ﷺ قریش کے لڑکوں میں سے ایک لڑکے کو بلانے کیلئے پیغام بھیج رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ معاویہ کو میرے پاس بلاؤ جب معاویہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے حاضر ہو گئے کہ تم اپنے مقدمے کو اس کے سامنے پیش کر دو اور اس کے اپنے معاملے کا گواہ بنا دو بے شک

یہ قوی اور امین ہیں۔

**نوٹ:** اللہ اللہ! جن کی امانت کی گواہی کائنات کا امین و صدیق دے جن سے کائنات کا سردار افضل البشر بعد الانبیاء ﷺ کی موجودگی اور خلیفہ ثانی کی حاضری میں مشورہ طلب کریں اس کے مقام و مرتبہ کا بھلا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

روایت نمبر ۱۱: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ وَرَأْسُ مُعَاوِيَةَ فِي حَجْرٍ هَا وَهِيَ تَقْبَلُهُ فَقَالَ لَهَا أَتَحِبِّينَهُ قَالَتْ وَمَا لِي لَا أُحِبُّ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُحِبُّانِهِ

(مجمع الزوائد، ج: ۹، ص: ۵۹۵، رقم ۱۵۹۲۳، دار الفکر، بیروت)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ اپنی زوجہ محترمہ ام حبیبہ کے پاس تشریف لے گئے امیر معاویہ کا سر ام حبیبہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے اور اماں ان کے بوسے لے رہی تھی آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا ام حبیبہ کیا تو اس سے محبت رکھتی ہے؟ اماں نے فرمایا یہ میرے بھائی ہیں میں کیوں ان سے محبت نہ کروں گی؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر سن لے کہ اللہ اور اس کا رسول بھی ان سے محبت فرماتے ہیں

روایت نمبر ۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى الدِّمَشْقِيُّانِ قَالَا ثَنَا أَبُو مُسْهَرٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ الْمُزْنِيِّ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ

اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَفِي الْعَذَابِ

(مسند الشاميين، ج: ۱، ص: ۳۳۳)

الشریعة، رقم ۱۹۱۰

معجم ابن عساکر، ج: ۲، ص: ۱۰۴۱، رقم: ۱۳۴۱، دار البشائر، دمشق

کنز العمال، ج: ۱۳، ص: ۵۸۸، رقم ۳۷۵۱۲، ۳۷۵۱۳

ترجمہ: صحابی رسول حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا اے اللہ معاویہ کو کتاب و حساب کا علم دے اور انہیں برائی سے محفوظ فرما

روایت نمبر ۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَطَنِ الرَّمْلِيُّ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ جَبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اأَسْتَوْصِ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ أَمِينٌ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ

جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ معاویہ سے کام لیجئے کیونکہ وہ خدا کی کتاب پر امین ہیں۔

(المعجم الاوسط، ج: ۴، ص: ۱۷۵، رقم: ۳۹۰۲)

مجمع الزوائد، ج: ۹، ص: ۳۴۱، رقم: ۱۵۹۲۲

سبل الہدی، ج: ۱۱، ص: ۳۹۱)

ترجمہ: ایک بار جبرائیل نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا اے اللہ کے رسول معاویہ کو اپنا مشیر بنا لیجئے کہ وہ اللہ کی کتاب پر امین ہیں۔

روایت نمبر ۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شُعَيْبٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي هَلَالٍ الرَّاسِيِّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ

اَللّٰهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ

(المعجم الكبير، ج: ۱۹، ص: ۴۳۹، رقم: ۱۰۶۶)

مجمع الزوائد، ج: ۹، ص: ۵۹۴، رقم: ۱۵۹۱۸

کنز العمال، ج: ۱، ص: ۱۲۰۲، رقم: ۳۳۶۵۷

سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ج: ۱، ص: ۳۹۰، الباب الحادی الثلاثون فی

استکتابہ ﷺ

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہؓ کیلئے دعا فرمائی کہ یا اللہ معاویہ کو حساب و کتاب سکھا دے اور شہروں پر ان کو قبضہ دے۔

روایت نمبر ۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ فَيَلِي قَتْلَهُمْ أُولَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

(الصحيح لامام المسلم، ج: ۱، ص: ۳۴۲)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے ان میں ایک فرقہ (خوارج) نکلے گا اور دو گروہوں میں سے ان کو وہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا

روایت نمبر ۱۶: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ الْحَدَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عَنْ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهُمَا أُولَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

(الصحيح لامام المسلم، ج: ۱، ص: ۳۴۲)

ترجمہ: مسلمانوں میں افتراق و انتشار کے وقت ایک گروہ (خوارج) اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اسے مسلمانوں کے دونوں گروہوں میں سے جو گروہ حق کے زیادہ قریب ہوگا وہ قتل کرے گا۔

**فائدہ:** شارح مسلم علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہاں مسلمانوں کے دو گروہوں سے مراد حضرت علیؓ و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے گروہ ہیں۔ اس روایت میں حضرت معاویہؓ کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں اپنی مبارک زبان سے ”مسلمان“ اور ”حق“ پر کہا، ہاں یہ الگ بات ہے کہ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ حضرت معاویہؓ کے مقابلے میں حق کے زیادہ قریب تھے۔ خارجیوں کا قلع قمع بھی حضرت علیؓ کے ہاتھوں ہوا

آج کل کے خارجی نواصب، تفضیلی رافضی عبرت حاصل کریں کہ اللہ کے رسول ﷺ تو ان دونوں گروہوں کو ساتھ ساتھ دیکھنا چاہ رہے ہیں ان کے حق ہونے پر اللہ کے رسول شہادت دے رہے ہیں اور نواصب جو اہل بیت کے دشمن ہیں اور روافض جو صحابہ کے دشمن ہیں ان دونوں بھائیوں کو آپس میں لڑوانا چاہ رہے ہیں۔

روایت نمبر ۱۷: أَنبَأَنَا ابْنُ نَاحِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَقْسَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ أَسْحَاقَ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَسْحَاقُ بْنُ وَحْشِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَحْشِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللَّهُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ مَا يَلِينِي مِنْكَ قَالَ بَطْنِي وَ صَدْرِي قَالَ مَا لَهُمَا اللَّهُ عِلْمًا وَ حِلْمًا

(اشريعة للاجری، ج: ۳، ص: ۵۰۰، رقم ۱۹۷۸)

التاریخ الكبير للبخاری، ج: ۸، ص: ۶۹، رقم: ۲۶۲۴)

ترجمہ: ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہؓ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھے تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا اے معاویہ تیرے جسم کا کونسا حصہ میرے جسم کے قریب ہے تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا میرا پیٹ (شکم) اور سینہ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے علم و حلم سے بھر دے۔

**نوٹ:** اللہ اکبر! اگر حضرت امیر معاویہؓ کی کوئی اور فضیلت بالفرض نہ بھی ہوتی تو یہ فضیلت کیا کم ہے کہ آپ کا سینہ و شکم مبارک نبی کریم ﷺ کے جسم اطہر سے بار بار مس کر رہا ہے اللہ اکبر کیا منظر ہوگا کہ جس پر فرشتے بھی ناز کرتے ہوں گے۔

روایت نمبر ۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَهْرِيَارٌ قَالَ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا رِيَّاحُ بْنُ الْجَرَّاحِ الْمُؤَصِّلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُسْأَلُ الْمَعَاذِي عَنْ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا مَسْعُودٍ أَيْنَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَرَأَيْتُهُ غَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا وَ قَالَ لَا يُقَاسُ بِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَحَدٌ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، كَاتِبُهُ، وَصَاحِبُهُ، وَصَهْرُهُ، وَآمِينُهُ، عَلَى وَحْيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُوا لِي أَصْحَابِي وَأَصْهَارِي فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ  
لُعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

(الشريعة للأجری، ج: ۳، ص: ۵۲۰، ۵۲۱، رقم ۲۰۱۳)

ترجمہ: معافی بن عمران سے پوچھا گیا کہ حضرت معاویہؓ اور عمر بن عبدالعزیزؓ میں کون افضل ہے؟ تو معافی بن عمران اس بے تکے سوال پر سخت غضبناک ہوئے اور فرمایا نبی کریم ﷺ کے صحابہ پر کسی کو قیاس مت کیا جائے۔ معاویہؓ تو نبی کریم ﷺ کا صحابی اور سسرالی اور کاتب اور اللہ کی وحی پرائیں ہیں۔ (عمر بن عبدالعزیزؓ کو بھلا ان میں سے کوئی فضیلت حاصل ہے؟) اور تحقیق نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری خاطر میرے صحابہ اور میرے سسرالیوں کو کچھ نہ کہو جو ان کو برا بھلا کہتا ہے تو اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام مخلوق کی لعنت ہے۔

روایت نمبر ۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ نَا السَّرِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى  
بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ  
أُمِّ حَبِيبَةَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ دَقَّ الْبَابُ دَاقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْظِرُوا مَنْ هَذَا  
قَالُوا مُعَاوِيَةَ فَقَالَ إِنْ دُنُوْنَا لَهُ وَدَخَلَ وَعَلَى أُذُنِهِ قَلَمٌ لَهُ يَخْطُ بِهِ فَقَالَ مَا هَذَا  
الْقَلَمُ عَلَى أُذُنِكَ يَا مُعَاوِيَةَ؟ قَالَ قَلَمٌ أَعَدَدْتُهُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ جَزَاكَ  
اللَّهُ عَنْ نَبِيِّكَ خَيْرًا وَاللَّهُ مَا اسْتَكْتَبَكَ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا  
أَفْعَلُ مِنْ صَغِيرَةٍ وَلَا كَبِيرَةٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ بَكَ لَوْ قَدْ  
قَمَصَكَ اللَّهُ قَمِيصًا؟ يَعْنِي الْخِلَافَةَ فَقَامَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَجَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ  
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ اللَّهَ مُقَمِّصُ أَخِي قَمِيصًا قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ فِيهِ  
هُنَاتٌ وَهُنَاتٌ وَهُنَاتٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَادْعُ لَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ  
بِالْهُدَى وَجَنِّبْهُ الرَّدَى وَاعْفُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى

(المعجم الاوسط، ج: ۲، ص: ۲۳۳، رقم ۱۸۳۸، دار الحرمین، القاهرة)

مجمع الزوائد، ج: ۹، ص: ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۱۵۹۱۵

ترجمہ: ایک دن جبکہ نبی کریم ﷺ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تھے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو کون ہے؟ عرض کی گئی حضرت معاویہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو اجازت دوانے کی۔ چنانچہ آپ ﷺ اندر آ گئے اور آپ کے کان پر وہ قلم رکھا ہوا تھا جس سے آپ لکھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے معاویہ! یہ تیرے کان پر کیسا قلم رکھا ہوا ہے؟ حضرت امیر نے عرض کیا کہ آقا یہ قلم میں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خدمت کیلئے بنایا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تجھے میری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور خدا کی قسم میں نے تو تجھے اپنا کاتب مقرر ہی اسی لئے کیا ہے کہ تاکہ تو اللہ کی وحی لکھا کرے۔ اور میں کوئی چھوٹا بڑا کام نہیں کرتا مگر اللہ سے وحی پا کر۔ اور اے معاویہ بھلا تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے اللہ تعالیٰ خلافت عطا فرمائیں گے۔ جناب ام المؤمنین ام حبیبہؓ انھیں اور رسول خدا ﷺ کے سامنے بیٹھ گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے بھائی کو خلاف عطا کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا بالکل مگر اس میں یہ یہ صفات ہیں۔ تو ام حبیبہؓ نے فرمایا کہ آپ ان کے لئے دعا فرمادیں تو آپ نے دعا فرمائی۔ ”اے اللہ معاویہ کو ہدایت پر قائم رکھنا اور اسے بری عادات سے محفوظ رکھنا اور اس کی دنیا و آخرت میں بخشش فرمانا۔“

روایت نمبر ۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي يُحَدِّثُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَخَذَ الْإِدَاوَةَ بَعْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتَّبِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَهَا وَاشْتَكَى أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَيْنَا هُوَ يُوضِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ وَلِيَّتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنَّي مُبْتَلَى بِعَمَلِ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى ابْتُلِيَتْ.

(مسند الامام احمد بن حنبل، ج: ۱۸، ص: ۱۲۹، ۱۳۰ رقم ۱۶۹۳۳ مؤسسة الرسالة، بيروت)



کنز العمال ج 18، ص 130 رقم 33653

مجمع الزوائد ج 9، ص 593، رقم 15914

جامع الاحادیث ج 9، ص 24 رقم 28074 دار الفکر بیروت

مسند ابو یعلیٰ، ج 13، ص 370 رقم 7380 دار المامون للتراث بیروت

اتحاف الخیرة المہرۃ بزوائد المسانید العشرة، ج 5، ص 18 رقم 4162 دار الوطن

للنشر، الرياض الطبعة الاولى 1420ھ)

ترجمہ: جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو بجائے ان کے حضرت امیر معاویہؓ نے پانی کا برتن اٹھالیا اور رسول خدا ﷺ کو وضو کرانے لگے نبی کریم ﷺ نے وضو کرنے میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ سر اٹھایا اور فرمایا کہ اے معاویہ اگر تم کو کہیں کی حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا اور انصاف کرنا حضرت معاویہؓ کہتے ہیں اس وقت سے مجھے برابر یہ خیال رہا کہ عنقریب مجھے خلافت ملنے والی ہے یہاں تک کہ مل گئی۔

**فائدہ:** ایک فضیلت تو یہ کہ حضرت امیر معاویہؓ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت کا موقع ملا وضو کرانے کی سعادت نصیب ہوئی دوسری فضیلت یہ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کی پیشگوئی پہلے ہی سے نبی کریم ﷺ نے کر دی۔

روایت نمبر ۲۱: حدثنا الحسين بن اسحاق التستري ثنا الحسين بن ابي

البسري العسقلاني ثنا زيد بن ابي الزرقاء عن جعفر بن برقان عن يزيد

الاصم قال قال عليّ " قَتَلَايَ وَ قَتَلَايَ مُعَاوِيَةَ فِي الْجَنَّةِ

( المعجم الكبير ج 19 ص 307 رقم 688 مكتبة ابن تيمية ، القاهرة

مجمع الزوائد ج 9، ص 596 رقم 15927،

سير اعلام النبلاء، ج 3، ص 144 مؤسسة الرسالة)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے لشکر اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کے مقتول جنت میں ہیں۔

**نوٹ:** یہ روایت اگرچہ موقوف ہے مگر حکما مرفوع ہے کیونکہ کسی کو جنت کی بشارت دینا ایسا امر ہے جس میں اجتہاد کی گنجائش نہیں بلکہ وہ سماع پر موقوف ہے۔

روایت نمبر ۲۲: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ بِشْرِ ثَنَا عَمَارُ بْنُ سَيْفِ الضَّبِّي وَصِيُّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَوْ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ إِلَى أَحَدٍ مِّنْ أُمَّتِي وَلَا أَزَوِّجَ أَحَدًا مِّنْ أُمَّتِي إِلَّا كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي ذَلِكَ

(بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث للامام نور الدين علي بن سليمان ابى بكر الهيثمي

الشافعي ج 2 ص 919 رقم 1008،

كنز العمال، ج 12، ص 94، رقم 24147

مجمع الزوائد، ج 9، ص 737، رقم 16388

فيض القدير للمناوي ج 9 ص 20،

الجامع الصغير للسيوطي، ج 2 ص 149 حرف السين، دار الكتب العلمية،

المعجم الاوسط، ج 6 ص 50 رقم 5762، دار الحرمين، القاهرة

المطالب العاليه لابن حجر العسقلاني، ج 11، ص 248، رقم 3987، دار العاصمة

، الرياض)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ جس مسلمان گھرانے میں میں اپنا نکاح کروں یا جس مسلمان گھرانے میں اپنی کسی بیٹی کا نکاح کر دوں وہ لوگ جنت میں میرے ساتھی ہوں گے۔ اللہ نے میری اس خواہش کو قبول فرمایا۔

**نوٹ:** نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں نکاح فرمایا لہذا قیامت کے دن حضرت ابوسفیان حضرت ہند حضرت ام حبیبہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنت میں ہوں گے۔

روایت نمبر ۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ الْعُسْكِرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ

النَّبِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أُعَيْنٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ هَذَا الْأَمْرِ نُبُوءَةٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا وَرَحْمَةٌ ثُمَّ يَكُونُ إِمَارَةً وَرَحْمَةٌ ثُمَّ يَتَكَادَمُونَ عَلَيْهِ تَكَادَمَ الْحُمُرِ فَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ وَإِنَّ أَفْضَلَ جِهَادِكُمُ الرِّبَاطُ وَإِنَّ أَفْضَلَ رِبَاطِكُمُ عَسْقَلَانُ .

المعجم الكبير للطبرانی، ج 9 ص 299 رقم الحديث 10975

مجمع الزوائد، ج 5، ص 343 رقم 8964

وقال الهيثمي رواه الطبرانی ورجاله ثقات

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے اس دین میں نبوت و رحمت ہوگی پھر خلافت و رحمت ہوگی پھر بادشاہت و رحمت ہوگی پھر لوگ خلافت پر اس طرح گریں گے جس طرح گدھے کسی چیز پر گرتے ہیں پس تم لوگ جہاد کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔ اور سب سے افضل جہاد سرحد کی حفاظت ہے اور سب سرحدوں سے بہتر سرحد عسقلان کی ہے۔

**فائدہ:** اس روایت کے ذیل میں ابن حجر کی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اس حدیث سے حضرت معاویہؓ کی خلافت کی فضیلت صاف ظاہر ہے کیونکہ جو سلطنت کہ بعد خلافت و رحمت کے ہوئی وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سلطنت تھی آنحضرت ﷺ نے اس سلطنت کو بھی رحمت فرمایا۔“ (تطہیر الجنان، ص 36)

روایت نمبر ۲۴: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيهًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا

(مشکوٰۃ، ج 1 ص 37، مکتبہ رحمانیہ)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ مقدار علم کی کیا ہے جب انسان اتنا علم حاصل کر لے تو فقیہ بن جائے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کیلئے

چالیس حدیثیں امر دین کی یاد کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت میں فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیق اور گواہ ہوں گا۔

**نوٹ :** حضرت امیر معاویہ نہ صرف خود فقیہ بلکہ 163 سے زائد احادیث رسول ﷺ امت تک پہنچائیں۔ جن میں 4 روایتیں متفق علیہ ہیں۔ جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے 5 روایات کو لیا ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت امیر معاویہؓ کی 110 احادیث کو اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔ طبرانی نے 240 احادیث نقل کی ہیں بلکہ ابوازی رحمہ اللہ نے تمام احادیث کو مسنداً جمع کیا ہے جس کا نام:

”شرح عقد اہل الایمان فی معاویۃ بن ابی سفیان“

ہے۔ علامہ ابن کثیرؒ نے اپنی جامع المسانید والسنن میں 200 کے قریب احادیث کو جمع کیا ہے۔ راقم الحروف کا بھی ارادہ ہے اور اس پر کام بھی شروع کر دیا ہے دعا فرمائیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کرنے والے صحابہ

أسید بن ظہیر، ایوب بن بشیر الانصاری، جریر بن عبد اللہ الجلی، سائب بن یزید، سبرة بن معبد الجہنی، عبد اللہ بن الحارث بن نوفل، عبد اللہ بن زبیر، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمرو العاص، عبد الرحمن بن شبل الانصاری، محمد بن مسلمة، مالک بن یحییٰ معاویہ بن خدیج، نعمان بن بشیر، وائل بن حجر، ابوامامة بن سہل بن حنیف، ابودرداء، ابوذر الغفاری، ابوسعید الخدری، ابوالغادیہ الجہنی، ابوالطفیل عامر بن واخلمہ، ابو عامر الاشعری۔

یہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر رہے ہیں ان پر اعتماد کر رہے ہیں۔ اتنی تعداد میں جلیل القدر صحابہ کرام کا ان سے روایت لینا ان کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

وہ تابعین جنہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کی

ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ، اسحاق بن یسار، اسلم مولیٰ عمر، البقع بن عبد الکلاعی، ایاس بن ابی رملۃ الشامی، ایوب بن عبد اللہ بن یسار، ایوب بن میسرۃ بن حلیمس، بشر ابوقیس القنسرینی، ثابت بن سعد الطائی، ابوالشعثاء جابر بن زید البصری، جبیر بن نفیر الحضرمی، ابوالزہرۃ حدیر بن کریم، ابوحریر مولیٰ امیر معاویۃ، حسن بصری، حکیم بن جابر، حنّان، حران بن ابان مولیٰ عثمان بن عفان، حمید بن عبد الرحمن بن عوف، حنظلہ بن حنیند، ابو قُبیل حی بن ہانی، خالد بن عبد اللہ بن رباح السلمی، خالد بن معدان، ذکوان ابوصالح السمان، راشد بن سعد المقرئ، راشد بن ابی سکنة المصری، ربیعہ بن یزید الدمشقی، رجاء بن حیوۃ، زیاد بن ابی زیاد، زید بن ابی جاریۃ، زید بن ابی عثّاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید کیسان المقمری، سعید بن المسیب، سلیم بن عامر الکلاعی، سلمۃ بن سہم، شریح بن عبید، شعیب بن زرعہ، شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص، طاووس بن کیسان، عامر بن ابی عامر الاشعری، عباد بن عبد اللہ بن زبیر، عبادۃ بن نسی، عبد اللہ بن بریدۃ بن الحصیب، عبد اللہ بن عامر الیمصی، عبد اللہ بن عبید، عبد اللہ بن علی العدوی، ابو عامر عبد اللہ بن لُحی الہوزنی، عبد اللہ بن محیریز النخعی، عبد اللہ بن مدرک، عبد اللہ بن مویہ، عبد اللہ بن ابی الہذیل، عبد الرحمن بن عبد القاری، عبد الرحمن بن عسیلہ الصنّاحی، عبد الرحمن بن ابی عوف الجرشی، عبد الرحمن بن ہرمز الاعمرج، عبد الملک بن عمیر الکوفی، عبید بن سعد عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابو عبد رب عبیدۃ بن المہاجر، عروہ بن زبیر، عطاء بن ابی رباح، ابوہریرۃ ان عطیہ بن ابی جمیلہ، عطیہ بن کیس الکلابی، عقبہ المقرئ، علقمہ بن وقاص اللیشی، عمرو بن الاسود العنسی، عمرو بن الحارث السکونی، عمرو بن قیس السکونی، عمرو بن یحییٰ القرشی، عمیر بن حارث السکونی، عمیر بن ہانی العنسی، العلاء بن ابی حکیم الشامی، سیاف معاویۃ، عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، فضل مدنی، قاسم بن محمد الثقفی، قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، قاسم ابو عبد الرحمن الشامی، قبیصہ بن جابر الکوفی، قطن البصری، قنبر، قیس بن ابی حازم، کریم مولیٰ ابن عباس، کیسان ابوحریر، مالک بن قیس، محارب ابو سلمہ، مجاہد بن جبر، محمد بن جبیر بن مطعم، محمد بن سیرین، محمد بن عقبہ، محمد بن علی بن

ابی طالب المعروف بابن الحنفیہ، محمد بن کعب القرظی، محمد بن ابی یعقوب، محمد بن یوسف، محمود بن علی القرظی، مروان بن ابی الحکم بن ابی العاص، مسلم بن بایک، مسلم بن مشکم، مسلم بن ہرمز، مسلم بن یسار، مطرف بن عبد اللہ الشخیر، مطلب بن عبد اللہ بن المطلب، بن حطب، معاویہ بن علی السلمی، معبد الجہنی، معن بن علی، ابوالا زھر المغیرۃ بن فروقۃ الثقفی، کھول الشامی، موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، نعمان بن مرہ الرورقی، نمیر بن اوس، نہشل النمیمی، ہمام بن منبہ، ہلال بن یساف الکونی، ابوالعریان الہیثم بن الاسود الکونی، ابوجابر لاحق بن حمید، یزید بن الاصم، یزید بن جاریہ الانصاری، ابوالکھثر م یزید بن سفیان، یزید بن عبد الرحمن بن ابی مالک الہمدانی، یزید بن مرثد، یعلیٰ بن شداد بن اوس الانصاری، یعیش بن ولید، یوسف والد محمد بن یوسف مولیٰ عثمان، یوسف بن ماکہ بن بھزاد، یونس بن میسرۃ بن حلیس، ابوادریس الخولانی، ابواسحاق السبئی الکونی، ابواسماء الرجبی عمرو بن مرثد، ابوامیہ الثقفی، ابو بردہ بن ابی موسیٰ الاشعری، ابو جملہ، ابوسعید المقبری الکیسانی، ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، ابوشیخ الھناتی، ابوعبد اللہ الجذلی، ابوعبد اللہ الصناحی، ابو عثمان الدمشقی، ابو عطیہ بن قیس المذبح، ابو الفیض موسیٰ بن ایوب، ابو قلابہ الجری، ابو معطل، ابو کحیح یسار المکی والد عبد اللہ بن ابی کحیح، ابو میمونہ، ابو ہند الجلی، ابن ذی الکلاع الشامی، ابن ابی مریم، ابن ہبیرۃ، وجد بن محمد بن عمر، مرجانۃ ام علقمہ۔

اتنی کثیر تعداد میں تابعین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ان سے روایت لینا ان کی بزرگی کی علامت ہے۔ مندرجہ بالا ذکر کردہ حدیث کی فضیلت حاصل کرنے کیلئے بہت سے علماء نے اربعین کے نام سے نبی کریم ﷺ کی مختلف موضوعات پر چالیس احادیث جمع کرنے کا اہتمام فرمایا ہے جس میں امام نوویؒ کی الاربعین النوویۃ بہت مشہور ہے۔ راقم الحروف نے بھی اسی فضیلت کو حاصل کرنے کیلئے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ پاک مجھے قیامت کے دن اس حدیث میں موجود فضیلت سے حضرت امیر معاویہؓ کے صدقے بہر اماند فرمائے۔ آمین۔

روایت نمبر ۲۵: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَآلِيَهُ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

(الصحيح لامام البخارى ج 1 ص 530 قديمى كتب خانہ رقم الحديث 3746,7109,3629,2704

یہی روایت مختلف اسناد کے ساتھ مسند امام احمد ج 5 ص 37 رقم 20408، ص 49، رقم 20517، 20535، صحيح ابن حبان رقم 6964، المستدرک رقم 4809، المعجم الكبير ج 2 ص 56 وغيرهم پر بھی موجود ہے ) ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا (حسن) سردار ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔

**نوٹ:** یہ حضرت امیر معاویہؓ اور ان کی جماعت کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنی زبان مبارک سے مسلمان کہا کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دی یہ روایت جس طرح امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر دال ہے اسی طرح امیر المومنین امام معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بھی اس سے اشارۃً ثابت ہوتی ہے اس لئے کہ اگر معاذ اللہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظالم، فاسق، جابر ہوتے (خاکم بدہن) تو ہرگز امام حسن ان سے صلح نہ کرتے اور نہ اللہ کے محبوب رسول کریم ﷺ اس صلح کی پیشنگوئی کرتے اور نہ اس کی تقریری حمایت کرتے۔ علماء نے لکھا ہے کہ حضرت امام حسن جانتے تھے کہ دونوں طرف کے گروہ تقویٰ اور پرہیزگاری، خلوص نیت میں برابر ہیں اس لئے ایک گروہ دوسرے پر اس وقت تک غالب نہیں آسکتا جب تک دوسرا ختم نہ ہو جائے اس لئے مسلمانوں کی ایک جماعت کو ہلاکت میں ڈالنے کے بجائے آپ اپنی بردباری فہم و فراست سے صلح کو ترجیح دی۔ اللہ! اللہ! امام حسن تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح کریں مگر آج کا ظالم ان حضرات کو لوڑوانے

پر تلا ہوا ہے۔

روایت نمبر ۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا نَا أُمِيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمَزَةَ الْقَصَّابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَّأَنِي حَطَّاءٌ وَقَالَ أَذْهَبَ أَذْغُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي أَذْهَبَ فَادْغُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا أَشْبِعَ اللَّهَ بَطْنَهُ. (الصحيح لامام المسلم، ج 2، ص 325)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک دن بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے پس میں بھاگا اور چھپ گیا پس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور مجھے پکڑ لیا اور پیار سے دونوں شانوں کے درمیان چپت رسید کی اور فرمایا کہ جاؤ معاویہ کو میرے پاس لاؤ ابن عباس کہتے تھے میں گیا اور میں نے واپس آ کر عرض کیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں اللہ کے نبی کریم ﷺ نے پھر فرمایا کہ جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ میں پھر گیا اور میں نے عرض کیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ اس کے شکم کو سیر نہ کرے۔

**فائدہ:** یار لوگوں نے اسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن سمجھ لیا حالانکہ یہ تو ان کی فضیلت ہے۔ اللہ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں امام مسلم رحمہ اللہ پر اور ان کی فہم و فراست پر انہوں نے اپنی صحیح میں باب باندھا

بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَكَيْسَ هُوَ أَهْلًا  
لِذَلِكَ كَانَ لَهُ زَكَاةٌ وَأَجْرًا وَرَحْمَةٌ.

(مسلم ج 1 ص 323)

”باب ان کے بارے میں جن کو نبی کریم ﷺ نے برا بھلا کہا یا ان پر بددعا کی جبکہ وہ اس کے مستحق نہ تھے تو یہ ان کیلئے کفارہ اور ثواب اور رحمت کا باعث تھا۔“



پھر اس باب کے تحت اماں عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت انس و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اس طرح کی روایت نقل کی:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ  
فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَذِيتُهُ أَوْ شَتْمُهُ أَوْ لَعْنَتُهُ أَوْ جَلْدَتُهُ فَأَجْعَلْهَا لَهُ  
صَلَاةً وَ زَكَاةً وَ قُرْبَةً تَقْرِبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“.

(مسلم ج 2 ص 324)

یا اللہ میں تیری ذات سے عہد لینا چاہتا ہوں اور تو اس کے برعکس کبھی نہ  
کرنا بے شک میں بشر ہوں پس جس کسی مسلمان کو میں نے اذیت دی ہو  
یا کسی کو گالی دی ہو یا لعنت کی ہو یا مارا ہو تو آپ اس شخص کو اس کیلئے رحمت  
و باعث طہارت بنا دینا اور روز محشر اس کو اپنی قربت کا سبب بنا دینا۔

پھر اسی باب کے آخر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت کو ذکر کرتے ہیں  
جو ماقبل میں گزری جس سے ان کا مقصود یہ بتانا تھا کہ اول تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ اس قسم کے کلمات کے اہل نہیں نہ ہی حضور علیہ السلام کا مقصود ان کو بددعا دینا تھا اور اگر  
اسے بددعا پر ہی محمول کیا جائے تو مندرجہ بالا حدیث کی رو سے ان کے حق میں رحمت باعث  
طہارت اور قیامت کے دن ان کیلئے قرب الہی کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ۔ اللہ۔ اگر یار لوگ  
تعصب کی پٹی ہٹا کر دیکھیں تو ہر طرف امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دھوم مچی ہوئی ہے۔  
امام نووی فرماتے ہیں:

جَوَرَى عَلَى اللِّسَانِ بِلاَ قَصْدٍ (شرح نووی، ج 2 ص 325)

یعنی یہ کلمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک پر بلا قصد جاری ہو گیا  
رہی یہ بات کہ نبی کریم ﷺ کے بلانے کے باوجود آپ کیوں تشریف نہ لائے تو ابن حجر پیشمی  
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولا نقص على معاوية في هذا الحديث أصلاً، اما الاول فلانه

لیس فیہ ان ابن عباس قال لمعاویۃ رسول اللہ ﷺ یدعوک فتباطأ و انما یحتمل ان ابن عباس لما راہ یا کل استحبی ان یدعوہ فجاء و اخبر النبی ﷺ بانہ یا کل و کذا فی الممرۃ الثانیۃ .. و اما الثانیۃ فبرض ان ابن عباس اخبر معاویۃ بطلب النبی ﷺ یحمل انہ ظن فی الامر سعة و ان هذا الامر لیس فوریاً علی ان الاصح عند الاصولیین والفقیہاء ان الامر لا یقتضی الفوریۃ الا امرہ ﷺ لاحد بشیء کان دعاه اللہ الیہ فانہ تجب اجابته فوراً و ان کان فی صلاة الفرض و کان معاویۃ لم یستحضر هذا الاستثناء او لا یقول بہ و حینئذ ہو معذور

(تطہیر الجنان، ص 102، 101، الفصل الثالث)

اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کوئی اعتراض نہیں ہے اول اس سبب سے کہ اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ ابن عباسؓ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہو کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ یاد فرما رہے ہیں اور اس کے باوجود انہوں نے آنے میں دیر کی، بلکہ یہ احتمال ہے کہ ابن عباسؓ نے چونکہ ان کو کھانا کھاتے دیکھا اس لئے ان کو شرم معلوم ہوئی کہ اس حالت میں ان کو بلائیں لہذا وہ لوٹ آئے اور انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کر دیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں اور ایسا ہی دوسری مرتبہ بھی ہوا ہو۔۔۔ بالفرض اگر حضرت ابن عباسؓ نے نبی کریم ﷺ کا طلب فرمانا بھی بیان کیا ہو تب بھی یہ احتمال ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے سمجھا ہو کہ اس ارشاد کی تعمیل علی الفور مقصود نہیں اور علماء اصول وفقہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ امر مقتضی فوریت کو نہیں ہے ہاں اگر حضور ﷺ کسی کو ایسے کام کے لئے بلائیں جس کیلئے خدا نے آپ کو حکم دیا ہو تو اس کی تعمیل فوراً واجب ہوتی ہے گو جس کو بلایا ہو فرض نماز میں ہو شاید حضرت معاویہؓ کو اس وقت یہ استثناء معلوم نہ ہو یا وہ اس کے قائل نہ ہوں تو اس صورت

میں وہ معذور ہوں گے۔

روایت نمبر ۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا ضَمَامُ ابْنُ أَسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَبِيلٍ يَأْتُرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ عِنْدَ خُطْبَتِهِ إِنَّمَا الْمَالُ مَالُنَا وَالْفَيْءُ فَيْئُنَا فَمَنْ شَاءَ أَعْطَيْنَاهُ، وَمَنْ شِئْنَا مَنَعْنَاهُ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا كَانَ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا كَانَ الْجُمُعَةُ الثَّالِثَةُ قَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، مِمَّنْ حَضَرَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ كَلَّا إِنَّمَا الْمَالُ مَالُنَا وَالْفَيْءُ فَيْئُنَا فَمَنْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، حَاكَمْنَاهُ، إِلَى اللَّهِ بِأَسْيَافِنَا فَنَزَلَ مُعَاوِيَةُ فَأَرْسَلَ إِلَى الرَّجُلِ فَأَدْخَلَهُ، فَقَالَ الْقَوْمُ هَلَكَ الرَّجُلُ ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ فَوَجَدُوا الرَّجُلَ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلنَّاسِ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ أَخْيَانِي أَحْيَاهُ اللَّهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَيَكُونُ آئِمَّةٌ مِّنْ بَعْدِي يَقُولُونَ وَلَا يَرُدُّ عَلَيْهِمْ يَتَقَاحَمُونَ فِي النَّارِ كَمَا تَتَقَاحَمُ الْقَرَدَةُ وَإِنِّي تَكَلَّمْتُ أَوَّلَ جُمُعَةٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ أَحَدٌ فَخَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مِنْهُمْ ثُمَّ تَكَلَّمْتُ فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ أَحَدٌ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي إِنِّي مِنَ الْقَوْمِ ثُمَّ تَكَلَّمْتُ فِي الْجُمُعَةِ الثَّالِثَةِ فَقَامَ هَذَا الرَّجُلُ فَرَدَّ عَلَيَّ فَأَخْيَانِي أَحْيَاهُ اللَّهُ.

(المعجم الكبير، ج 19، ص 393، 394، رقم الحديث 925، مكتبة ابن تيمية

، قاهرة)

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ نے ایک مرتبہ جمعہ خطبہ پڑھا اور فرمایا سب مال ہمارا ہے اور غنیمت سب ہماری ہے ہم جس کو نہ چاہیں نہ دیں کسی نے انکو اس کا جواب نہ دیا پھر دوسرے جمعہ میں انہوں نے ایسا ہی کہا پھر بھی کسی نے ان کو جواب نہ دیا پھر تیسرے جمعہ میں انہوں نے ایسا ہی کہا تو ایک شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا ہرگز نہیں مال سب ہمارا ہے اور غنیمت سب ہماری ہے پس جو شخص ہمارے اور اس کے درمیان حائل ہوگا تو ہم خدا کے سامنے اپنی تلوار سے اس کا فیصلہ کریں گے یہ سن کر انہوں نے اپنا خطبہ ختم کر دیا پھر جب اپنے مکان پر

پہنچے تو اس شخص کو بلوایا لوگوں نے کہا کہ اس شخص کی خیر نہیں پس لوگ گئے تو دیکھا کہ وہ شخص حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ ان کے تخت پر (اعزاز و اکرام) کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں حضرت امیر معاویہؓ نے لوگوں سے کہا اس شخص نے مجھے زندہ کر دیا اللہ اس کو زندہ رکھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ غنقریب میرے بعد ایسے چند امراء ہوں گے جب وہ کوئی بات کہیں گے تو کوئی اس کو رد نہ کر سکے گا وہ دوزخ میں اس طرح گریں گے جس طرح کلیاں گرتی ہیں میں نے جب پہلے جمعہ میں یہ بات کہی اور کسی نے جواب نہ دیا تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں بھی ان میں سے نہ ہوں پھر دوسرے جمعہ میں میں نے کہا اور کسی نے رد نہ کیا تو یقین ہو گیا کہ میں (معاذ اللہ) انہی میں سے ہوں پھر تیسرے جمعہ میں میں نے کہا تو یہ شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے میری بات کا رد کیا پس اس نے مجھے زندہ کیا اللہ اس کو زندہ رکھے۔

روایت نمبر ۲۸: حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجِّ وَهُوَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاءُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ عَاشُورَاءُ وَلَمْ يَكْتُبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ

(موطا الامام مالک ج 1 ص 299 رقم 663، مستخرج ابی عوانة ج 2 ص 239 رقم 2994 دارالمعرفة بيروت،)

ترجمہ: ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ منبر پر خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ آج کے دن فرماتے تھے کہ یہ عاشوراء کا دن ہے آج کا روزہ خدا نے تم پر لازم نہیں کیا مگر میں نے روزہ رکھا ہے پس جو شخص تم میں سے روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو نہ چاہے وہ نہ رکھے۔

**فائدہ:** علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاویہؓ

نے کسی سے سنا تھا کہ وہ صوم عاشوراء کو واجب یا حرام کہتا تھا یا مکروہ بتاتا تھا پس انہوں نے چاہا کہ لوگوں کو آگاہ کر دیں کہ یہ روزہ نہ واجب ہے نہ حرام نہ مکروہ ہے۔

ایک بڑے مجمع میں انہوں نے اس خطبہ کو پڑھا اور کسی نے ان کی بات کو رد نہ کیا اس سے ان کی عظمت فقاہت اور قوت اجتہاد ظاہر بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اجتہاد کے اعلیٰ مرتبے پر پہنچے ہوئے تھے کیونکہ انہوں نے اس خطبے میں مخالفین کو بہت تعریض کی کہ مناظرہ کر لیں مگر سب نے سکوت کیا اور کوئی شخص مجمع میں یا تنہائی میں ان سے مناظرہ کی جرات نہ کر سکا۔

روایت نمبر ۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَشْقَصٍ -

(بخاری، ج 1، ص 233، باب الحلق والتقصير عبد الاحلال)

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے بال مبارک قینچی سے کاٹنے کا شرف حاصل کیا۔

**فائدہ:** آج کوئی پیر فقیر سید یہ چاہے گا کہ وہ برے لوگوں سے اپنی خدمت کروائے؟ ہر گز نہیں تو نبی کریم ﷺ جو امام الانبیاء امام الاتقیاء ہیں ان کے بارے میں یہ تصور کیسے کیا جاسکتا ہے؟ پھر آج دیکھ لو کہ جسمانی خدمت کا موقع اسی خادم کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ قریب ہو پس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم ﷺ کی اس طرح خدمت کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے انحصار الخاص خادمین میں سے تھے۔

روایت نمبر ۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هُمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتِيلَ فِتْنَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَ دَعَوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

(مسلم، ج 2، ص 390، بخاری رقم الحديث 7121)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو عظیم گروہوں کے درمیان زبردست جنگ نہ ہو ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

**فائدہ:** ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں عظیم جماعتوں سے مراد حضرت علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج 10، ص 43، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

روایت نمبر ۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ أَبُو حُصَيْنٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ بْنُ يَعْنِشٍ قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَبِهِ قُرْحَةٌ بَظْهَرِهِ وَهُوَ يَتَأَوُّهُ مِنْهَا تَأَوُّهَا شَدِيدًا فَقُلْتُ أَكُلُّ هَذَا مِنْ هَذِهِ؟ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ هَذَا التَّأَوُّهُ لَمْ يَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى فِي جَسَدِهِ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لَخَطَايَاهُ وَهَذَا أَشَدُّ الْأَدَى

(المجمع الاوسط ج 16، ص 70، رقم 5847، دار الحرمين القاهرة)

ترجمہ: راوی فرماتے ہیں کہ میں حضرت امیر معاویہؓ کے پاس حاضر ہوا انکی کمر پر پھوڑا (زخم) تھا اور وہ اس کی تکلیف کی وجہ سے سخت آہ و بکا کر رہے تھے میں نے تعجب سے کہا کیا یہ سب اس زخم کی وجہ سے ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے یہ کراہنا ہرگز خوش نہ کرتی اگر میں نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نہ سنا ہوتا کہ جس کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ تکلیف اس کے گناہوں کا کفارہ ہے اور یہ تو شدید تکلیف ہے۔

**نوٹ:** الحمد للہ امیرؓ اس روایت میں دی گئی بشارت میں شامل ہیں۔

روایت نمبر ۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلَقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ اللَّهُ

مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ  
أَسْتَخْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ  
حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَنْ حَلَقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا  
أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ  
عَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَخْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ  
وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِئِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ

(الصحيح لامام المسلم، ج 2، ص 346 باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و  
على الذكر)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ کا گزر مسجد کے حلقے  
میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا انہوں نے کہا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم  
اللہ کا ذکر کرنے کیلئے مسجد میں بیٹھے ہیں حضرت امیر نے فرمایا بخدا کیا تم صرف اسی لئے  
بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا بخدا ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں حضرت امیر معاویہؓ نے کہا میں نے  
تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی اور احادیث رسول اللہ ﷺ کو میں سب سے کم  
روایت کرنے والا ہوں اور بے شک ایک بار رسول اللہ ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ  
سے گزر ہوا آپ نے فرمایا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کیلئے  
بیٹھے ہیں اور اللہ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر جو ہم پر احسان کیا ہے اس کا شکریہ ادا  
کرنے کیلئے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا بخدا تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا بخدا  
ہم اسی وجہ سے بیٹھے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم  
نہیں لی لیکن ابھی میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل تمہارا  
ی وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

کنز العمال کی حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ اس مجلس ذکر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بھی موجود ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ کی یہ بشارت بھی ہے کہ اس مجلس والوں پر اللہ نے

جنت واجب کر دی ہے۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ قَرِيبًا مِّنْ نِّصْفِ النَّهَارِ مِنْظَرِ الْيَمِينِ مَعَاوِيَةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَانَاهُ وَنَحْنُ جُلُوسٌ قَرِيبًا مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُ انظُرُوا إِلَى هَؤُلَاءِ يَذْكُرُونِي فَإِنِّي قَدْ أُوجِبْتُ لَهُمُ الْجَنَّةَ . ابْنُ شَاهِينَ فِي التَّرغِيبِ فِي الذِّكْرِ وَفِيهِ جَنَادَةُ بْنُ مَرْوَانَ ضَعِيفٌ .

(کنز العمال ، ج 2، ص 244، رقم 3932)

روایت نمبر ۳۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ قَالَ لَقِيتُ التَّنُوخِيَّ رَسُولَ هِرَقْلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَمَصَ ..... فَأَنْطَلَقْتُ بِكِتَابَتِهِ حَتَّى جِئْتُ تَبُوكَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ "بَيْنَ ظَهْرَانِي أَصْحَابِهِ..... ثُمَّ إِنَّهُ نَاولَ الصَّحِيفَةَ رُجُلًا عَنْ يَسَارِهِ قُلْتُ مَنْ صَاحِبُ كِتَابِكُمْ الَّذِي يَقْرَأُ لَكُمْ قَالُوا مُعَاوِيَةُ

(مسند امام احمد ، ج 24، ص 416، رقم 15655)

(مجمع الزوائد ، ج 8، ص 428، 427، رقم 13894)

ترجمہ: سعید بن راشد فرماتے ہیں کہ میں حمص میں ہرقل کے قاصد تنوخی سے ملا (اور ان سے ہرقل کا پیغام جو وہ تبوک میں لایا تھا اور نبی ﷺ نے اس کا جواب دیا تھا وہ سارا واقعہ بیان کرنے کو کہا طویل روایت ہے آخر میں تنوخی کہتا ہے) جب میں ہرقل کا پیغام لیکر تبوک پہنچا تو نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان جلوہ افروز تھے (پھر آگے گفتگو ہوئی اس کے بعد) پھر آپ نے وہ خط اپنے بائیں جانب بیٹھے ایک صاحب کو دیا تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ خط پڑھنے والے یہ صاحب کون ہیں؟ وہ کہنے لگے حضرت معاویہ ہیں۔

**نوٹ:** یہ حضرت امیرؓ کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ آپ ﷺ نے اس وقت کی سپر پاور کا خط



ان کو پڑھنے کیلئے دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر معاویہؓ پر آپ ﷺ کا بے حد بھروسہ تھا کہ عین حالت جنگ میں اہم ترین جنگی خط و کتابت حضرت امیر معاویہؓ سے کروائی جاتی تھی جو حضرات جنگی معاملات پر نظر رکھتے ہیں وہ اس موقع پر امیر معاویہؓ کی اہمیت کو خوب اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ لشکر اسلام میں وہ کتنے اہم اور باعتماد عہدے پر فائز تھے۔

روایت نمبر ۳۴: يَا مُعَاوِيَةُ أَلْقِ الدَّوَاةَ وَ حَرِّفِ الْقَلَمَ وَأَنْصِبِ الْبَاءَ وَ فَرِّقِ السَّيْنَ وَلَا تَعَوِّرِ الْمِيمَ وَ حَسِّنِ اللَّهَ وَ مَدِّ الرَّحْمَنَ وَ جَوِّدِ الرَّحِيمَ وَ ضَعُ قَلَمَكَ عَلَى أُذُنِكَ الْيُسْرَى فَإِنَّهُ أَذْكُرُ بِكَ

( الفردوس بمأثور الكتاب، ج 5، ص 394، رقم 8533، دارالکتب العلمیۃ

بیروت، کنز العمال، ج 10، ص 314، رقم 29566)

ترجمہ: اے معاویہ دوات کی سیاہی سیدھی قلم کو ترچھا کر کے درست رکھو (بسم اللہ الرحمن الرحیم) کی ب کھڑی لکھو، س کے دندانے جدا رکھو، میم کے دائرے کو اندھانہ کرو (یعنی نیچ میں سے کھلا رکھو) لفظ اللہ خوبصورت کر کے لکھو لفظ رحمن کو دراز رکھو اور لفظ رحیم عمگ سے لکھو اور اپنے قلم کو دائیں کان پر رکھو اس سے یاد دہانی رہے گی۔

روایت نمبر ۳۵: وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِבَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذْلُوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعْزُوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَ وَ أَيْضاً وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

(الصحيح لا امام البخاری ج 1، ص 539۔ باب ذکر هند بنت عتبة)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ روئے زمین پر کوئی ایسا گھر انہیں جس کی ذات مجھے آپ ﷺ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ عزیز تھی لیکن آج روئے

زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں جس کی عزت مجھے آپ کے گھرانے سے زیادہ عزیز ہو آپ ﷺ نے فرمایا میرا بھی یہی حال ہے۔

**نوٹ:** اللہ کے رسول ﷺ نے تو حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھرانے جس میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی مقدس شخصیات موجود ہوں کو عزیز ترین گھرانہ فرما رہے ہیں اور تم ان کو جتنی بھی ماننے کیلئے تیار نہیں۔

روایت نمبر ۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمَّادٍ الْعَدَلِيُّ ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى ثنا الْحَمِيدِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمٍ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمٍ بْنُ سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُوَيْمٍ بْنِ سَاعِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وَزَرَاءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. هَذَا الْحَدِيثُ صَحِيحُ الْأَسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَالَ الدَّهَبِيُّ صَحِيحٌ

(المستدرک علی الصحیحین، رقم 6656)

المعجم الكبير، ج 17، ص 140، رقم 349)

ترجمہ: بے شک اللہ نے مجھے چن لیا اور میرے صحابہ کرام کو چن لیا ان میں سے بعض کو میرے وزیر، بعض کو میرے مددگار اور بعض کو میرے سسرالی رشتہ دار بنادیا پس جو شخص ان کو برا بھلا کہتا ہے اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور سارے انسانوں کی لعنت روز قیامت نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ اس کا نفل۔

**نوٹ:** حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے سسرالی رشتہ دار ہیں۔

**تنبیہ:** علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَدْ صَرَّحَ عُلَمَاءُ الْحَدِيثِ بِأَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ نَجَابَتِهِمْ وَمُجْتَهِدِيهِمْ وَلَوْ سَلِمَ أَنَّهُ، مِنْ صِغَارِهِمْ فَلَا شَكَّ فِي

أَنَّهُ دَخَلَ فِيْ عُمُوْمِ الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ الْوَارِدَةِ فِيْ تَشْرِيفِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ (النبراص، ص 550، مکتبہ رضویہ لاہور)

ترجمہ: علماء حدیث نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبار صحابہ میں سے ہیں آپ نجیب و مجتہد صحابی ہیں اگر آپ کو چھوٹا صحابی بھی مانا جائے تو بھی آپ بلاشبہ ان احادیث کے عموم میں داخل ہیں جو صحابہ کرام کی شان میں وارد ہوئی ہیں۔ لہذا ذیل میں ہم وہ روایات پیش کر رہے ہیں جو بالعموم صحابہ کے فضائل پر دال ہیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان فضائل میں شامل ہیں۔

روایت نمبر ۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سَفِيَّانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْتَبِقُ شَهَادَةً أَحَدِهِمْ يَمِيْنُهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتُهُ

(بخاری ج 1، ص 515، مسلم، ج 2، ص 309)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں پھر ان کے بعد والے ہیں پھر ان کے بعد والے ہیں پھر ایسی قومیں آئیں گی جن کی شہادت قسم سے اور قسم شہادت اور گواہی سے سبقت کرے گی۔

روایت نمبر ۳۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ

(مسلم، ج 2، ص 310)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو خدا کی قسم اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر

بھی سونا (راہ خدا) میں خرچ کر دے تو ان کے ایک سیر جو کوئیں پہنچ سکتا اور نہ اس کے عشر عشر کو۔

روایت نمبر ۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا مُوسَى بْنُ أَبِرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خَرَّاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَى أَوْ رَأَى مَنْ رَأَى.

(ترمذی جلد دوم، ص 225۔ باب ماجاء فی فضل من رای النبی) ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کی آگ اس مسلمان کو نہیں چھو سکتی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔

روایت ۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عُبيدُ بْنُ أَبِي رَاطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ عَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَيَحِبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَيَبْغِضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

(ترمذی رقم الحدیث 3862، کتاب المناقب) ترجمہ: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے بعد انہیں نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا تو اس نے اللہ کو ستایا اور جس نے اللہ کو ستایا تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑے۔

☆☆☆☆☆☆